بسم الله الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسول الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُ وْنَ (الانبیاء۔۴۲)

اور یقیناً تجھ سے پہلے رسولوں سے بھی ہنسی مذاق اُڑایا گیا پس مذاق اُڑانے والوں پر ہی وہ چیز اُلٹ پڑی جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے

جناب مرزا مسرور احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

امید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے آمین۔آپ ۲۹۔جنوری ۲۰۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں!

''حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود کے وہ بیٹے تھے جن کے بارہ میں بیشار پیشگوئیاں پیدائش سے پہلے تھیں۔مصلح موعود کی پیشگوئی سب سے مشہور ہے اور ہر احمدی جانتا ہے۔آپکے دورِ خلافت میں باوجود اِنتہائی نامساعد حالات کے (۔)بہت وسیع کام ہوا ہے۔اس وقت بھی فتنے اُٹھتے تھے اور اب بھی وقتاً فوقتاً بعض فتنے اُٹھ جاتے ہیں اور عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ حضرت مصلح موعود کے نام پر اُٹھتے ہیں۔جماعت میں کوئی بے چارہ مجذوب جس کا دماغ ہل جائے تو اور اس کو کچھ سوجھے نہ سوجھے وہ کم از کم مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ضرور کرتا ہے۔لیکن اصل خطرناک بات یہ ہے کہ وہ بے چارے اس وقت تو مجبور ہیں،دماغی حالت ایسی ہوتی ہے لیکن اس کو بھڑکانے والے،اس فتنے میں شامل ہونیوالے بعض ایسے لوگ جو جماعت میں رہ کر اس فتنے کی پشت پناہی کر رہے ہوتے ہیں وہ یقیناً منافق ہوتے ہیں۔یا ایسے لوگ ہیں جو پھر جماعت کو بھی چھوڑتے ہیں اور اس کی پشت پناہی صرف اس لیے کرتے ہیں کہ فساد پیدا کیا جائے اور جماعت میں رخنہ ڈالا جائے۔باقی جہاں تک مصلح موعود ہونے کا سوال ہے تو اس کی ایسی واضح دلیلیں ہیں کہ کوئی بیوقوف ہی ہو جو اس پر یقین نہ کرے''۔(۱۶۔مارچ ۲۰۱۰ء روزنامہ الفضل ربوہ صفحہ نمبر ۵)

اِسی طرح ۱۴۔فروری ۲۰۱۰ء کے دن بچوں کی کلاس میں ایک لڑکے عزیزم مبشر احمد نے آپ سے میری کتاب کے متعلق جو میں آپ کو بھی بھیج چکا ہوں کچھ سوال کرنا چاہا تھا لیکن آپ نے اُس کا مکمل سوال سنے بغیر ہی اِس عاجز پر بڑے تمسخرانہ انداز میں تبصرہ کرنا شروع کر دیا۔آپ فرماتے ہیں!

''جنبہ صاحب ہاں وہ بھی مصلح موعود بنے ہوئے ہیں۔دو تین جمعے پہلے خطبے میں ایک اشارتاً بات کی تھی کہ جب کسی احمدی کا دماغ گھومتا ہے تو کم از کم مصلح موعود کا دعویٰ تو کر دیتا ہے۔لیکن اُسکے جو اِردگرد کھڑے ہو جاتے ہیں لوگ اُس کو سپورٹ کرنیوالے اور اُس کو اُٹھانیوالے وہ یا منافق ہوتے ہیں یا مخالف ہوتے ہیں جماعت کے۔وہ چاہتے ہیں کہ مزے لے کے اپنے ذرا ما حول کو خراب کریں۔سوال یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ پیشگوئی تو بڑے واضح طور پر فرمائی تھی کہ وہ میری اولاد ہوگا یعنی میری ڈائریکٹ (براہ راست۔ناقل) اولاد ہوگا۔میرا خون صرف نہیں ہوگا بلکہ میری بیوی کے بطن سے پیدا ہوگا۔تو جنبہ صاحب کہاں سے آگئے سو سال کے بعد اُس بطن میں سے پہلی بات تو یہی ہے۔باقی پیشگوئیاں تو ساری پوری ہوگئیں ہم نے دیکھ لیں۔قرآن کریم کی تفسیر کی۔دنیا میں مشن ہاؤس کھولے اور جماعت کی ایڈمنسٹریشن کو بڑا آرگنائز کیا۔یہ جتنا سسٹم چل رہا ہے جماعت احمدیہ کا صدر انجمن احمدیہ کا ہے اسکے ناظران ہیں،دفتر ہیں۔ایک سسٹم ہے۔ایک مال کا نظام ہے۔چندے ہیں اور پھر خدام الاحمدیہ ہے اطفال الاحمدیہ ہے ناصرات الاحمدیہ ہے لجنہ اماء اللہ ہے انصار اللہ ہے۔تحریک جدید ہے،وقف جدید ہے۔یہ سارے تو حضرت مصلح موعود کے زمانے میں ہوگئے ساری پیشگوئیاں اسلام کی اشاعت کیلئے تو اور بھی جس طرح پیشگوئی کو لے لو۔پھر اللہ تعالیٰ کی تائیدات کس طرح اُن کیساتھ رہیں کس طرح کس طرح اللہ تعالیٰ نے گویا ہر معاملہ میں مدد فرمائی۔تو اِنہوں نے کیا کیا ایک کتاب لکھ کے اُسکے بعد چار آدمی اپنے ساتھ لگا لیے۔تو اُس میں سے بھی اُنکے جو رشتہ دار تھے چند ایک صرف فتنہ پیدا کرنیوالے اُنہوں میں سے کچھ تو قریب گئے وہ بھی چھپ کے پیچھے ہٹ گئے باقی بھی اس طرح ختم ہو جائیں گے۔تو جنبہ صاحب پاگل تو وہ لوگ ہیں جو یہاں اُنکی کتابیں پرنٹ کرواتے پھرتے ہیں۔ربوہ میں بھی بڑے لوگ ہوتے تھے اس طرح کے جب وہ گھوم جاتے تھے تو اُن کے پیچھے پھرنے لگ جاتے تھے۔''

مرزا مسرور احمد صاحب! خاکسار کی طرف سے آپکے فرمودات کے جواب میں درج ذیل سطور میں چند گذارشات پیش خدمت ہیں۔اُمید ہے آپ اِن پر ضرور غور وفکر فرمائیں گے۔

خاکسار کی جواباً گذارشات

۲۹۔جنوری ۲۰۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں!''اس وقت بھی فتنے اُٹھتے تھے اور اب بھی وقتاً فوقتاً بعض فتنے اُٹھ جاتے ہیں اور عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ حضرت مصلح موعود کے نام پر اُٹھتے ہیں۔''

فتنہ کیا ہوتا ہے اور فتنوں کی حقیقت۔؟

جناب مسرور احمد صاحب! ساڑھے تین ہزار سال پہلے جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی رہائی کیلئے حضرت موسیٰ کو اپنا رسول بنا کر فرعون اور اُسکے درباریوں کی طرف بھیجا تھا تو فرعون نے حضرت موسیٰ کے دعویٰ کو ایک فتنہ قرار دیا۔ مسرور احمد صاحب۔ حضرت موسیٰ کا دعویٰ نبوت کیا نعوذ باللہ فتنہ تھا۔؟ جواباً عرض ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ نبوت ہرگز فتنہ نہیں تھا کیونکہ آپؑ کے پاس اپنے دعویٰ کی سچائی کے حق میں بہت سارے ثبوت اور نشان تھے۔ لیکن فرعون نے حضرت موسیٰ کی رسالت کو فتنہ ضرور کہا تھا۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَى وَهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُواْ وَكَانُواْ قَوْماً مُّجْرِمِينَ ٥ فَلَمَّا جَاءهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُواْ إِنَّ هَـذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ٥ قَالَ مُوسَى أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءكُمْ أَسِحْرٌ هَـذَا وَلاَ يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ '' (یونس۔۷۵۔۷۷) پھر اُن کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اُس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو اُنہوں نے تکبر کیا اور وہ ایک مجرم قوم تھے۔ پھر جب ہماری طرف سے اُن کے پاس حق آیا تو اُنہوں نے کہہ دیا (کہ) یہ ضرور ہی ایک (تعلقات کو) کاٹ دینے والا فریب یعنی فتنہ ہے۔ موسیٰ نے اُن سے کہا کیا تم حق کی نسبت (ایسا) کہتے ہو (اور وہ بھی اس وقت) جبکہ وہ تمہارے پاس آ گیا ہے۔ کیا یہ فریب (ہوسکتا) ہے۔؟ حالانکہ فریب کار فلاح نہیں پا سکتے۔

اسی طرح دو ہزار سال پہلے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے دعویٰ کو بھی یہودیوں نے فتنہ قرار دیا تھا۔ مسرور احمد صاحب! کیا حضرت مسیح ابن مریم کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نعوذ باللہ فتنہ تھا۔؟ جواباً عرض ہے کہ ہرگز نہیں۔ وجہ یہ تھی کہ آپ کا دعویٰ نہ صرف توریت اور موسوی سلسلہ کے بعض دیگر انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق تھا بلکہ مدلل بھی تھا۔ آپکے پاس اپنی سچائی کے حق میں نشانات بھی تھے۔ اسی طرح اُمت محمدیہ میں مسلمان حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے اُمتی نبی اور مسیح موعود ہونے کے دعاوی کو فتنہ کہتے ہیں۔ مسرور احمد صاحب۔ کیا حضورؑ کے یہ دعاوی نعوذ باللہ فتنہ ہیں۔؟ جواباً عرض ہے کہ ہرگز فتنہ نہیں۔ اور اسکی وجہ ہے کہ آپکے یہ دعاوی نہ صرف قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق ہیں بلکہ مدلل بھی ہیں۔ اُمت محمدیہ میں ہر وہ مدلل دعویٰ جو قرآن کریم کی تعلیم کے عین مطابق ہو اُسے فتنہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خاکسار کا دعویٰ غلام مسیح الزماں نہ صرف قرآن کریم کی تعلیم اور زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کے عین مطابق ہے بلکہ میں دعویٰ کا ایک الہامی، علمی اور قطعی ثبوت بھی رکھتا ہوں۔ تو پھر آپ ایسے مدلل دعویٰ کو فتنہ کیسے قرار دے سکتے ہیں۔؟

مسرور احمد صاحب! کیا آپ کو معلوم ہے کہ فتنہ کسے کہتے ہیں۔؟ اُمت محمدیہ میں ہر وہ غیر مدلل دعویٰ جو قرآن کریم کی تعلیم کے بھی خلاف ہو بجا طور پر فتنہ کہلائے گا۔ کسی بھی دعویٰ کے فتنہ ہونے یا نہ ہونے کیلئے اُسکے قرآنی تعلیم کے مطابق ہونے کا معیار قطعی اور فیصلہ کن ہے۔ جماعت احمدیہ میں وہ دعویٰ جو نہ صرف قرآن کریم کی تعلیم بلکہ حضرت بانئے جماعت کے الہامات کے بھی خلاف ہو تو ہم ایسے دعویٰ کو کیا نام دیں؟ کیا آپ کے نانا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے الہامات کے خلاف نہیں ہے۔؟ اور پھر ایسا دعویٰ جو قرآن کریم اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے الہامات کے بھی خلاف ہو تو اس کا سچا ہونا تو درکنار کیا وہ دعویٰ جماعت احمدیہ میں ایک عظیم فتنہ اور ایک بڑا فساد نہیں ہے؟

اِسی خطبہ میں آگے آپ فرماتے ہیں! ''مصلح موعود کی پیشگوئی سب سے مشہور ہے اور ہر احمدی جانتا ہے۔ آپکے دورِ خلافت میں باوجود انتہائی نامساعد حالات کے (۔) بہت وسیع کام ہوا ہے۔۔۔۔ باقی جہاں تک مصلح موعود ہونے کا سوال ہے تو اس کی ایسی واضح دلیلیں ہیں کہ کوئی بیوقوف ہی ہو جو اس پر یقین نہ کرے۔''

نامساعد حالات میں وسیع کام اور واضح دلیلیں کہاں ہیں۔؟

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! جواباً عرض ہے کہ کسی خلیفہ کو اگر نصف صدی سے بھی زیادہ جماعتی قیادت میسر آ جائے اور افراد جماعت اُس خلیفہ کو بانئے جماعت کا لڑکا سمجھتے ہوئے بانئے جماعت کی محبت کی وجہ سے اپنی جان، مال اور عزت اُسکے قدموں میں رکھ دیں اور پھر وہ خلیفہ افراد جماعت کی اندھی عقیدت اور بے حد تعاون اور مدد کی وجہ سے اپنے طویل دور خلافت میں دوسرے جماعتی خلفاء کی نسبت جنہیں جماعتی قیادت کا مقابلتاً کم عرصہ میسر آیا ہو جماعت کی اگر زیادہ خدمت کر دیتا ہے تو یہ کام اُسکے مصلح موعود ہونے کا ثبوت کیسے ہوسکتا ہے؟۔ باقی آپ نے خلیفہ ثانی صاحب کے مصلح موعود ہونے کی جن واضح دلیلوں کا ذکر فرمایا ہے۔ خاکسار اِن واضح دلیلوں کو عرصہ سترہ سال سے دیکھنے کا متمنی ہے لیکن جماعتی خلفاء اور علماء اِن واضح دلیلوں کو مجھے دکھا نہیں سکے ہیں۔ خاکسار نے اپنی کتاب ''غلام مسیح الزماں'' کے حصہ اوّل میں علمی اور قطعی دلائل کیساتھ خلیفہ ثانی کے باطل دعویٰ مصلح موعود کو جھٹلایا ہے۔ میرے پیش کردہ دلائل کو جھٹلانے کیلئے نہ خلیفہ رابع صاحب اِن واضح دلیلوں کو میرے سامنے پیش کر سکے ہیں اور نہ ہی عرصہ سات سال سے آپ یا آپکے علماء اِن واضح دلیلوں کو میرے مقابل پر لائے ہیں۔ خطبوں اور بچوں کی کلاسوں میں بیٹھ کر یک طرفہ طور پر کسی مدعی کو مجنون اور اُسکے اصحاب کو منافق اور مخالف کہہ کر افراد جماعت کو مس گائیڈ (misguide) کرنا کہاں کا اِنصاف اور کہاں کی بہادری ہے۔ آپ جن واضح دلیلوں کی بات کر رہے ہیں اگر آپکے پاس کوئی ایسی واضح دلیلیں ہیں تو وہ میرے مقابلہ پر

کیوں نہیں لائی جاتیں۔؟

۱۴۔فروری ۲۰۱۰ء کے دن بچوں کی کلاس میں آپ فرماتے ہیں!''جنبہ صاحب ہاں وہ بھی مصلح موعود بنے ہوئے ہیں۔''

مصلح موعود کون بنا ہوا ہے۔؟

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! آپ کو یاد رہے کہ خاکسار مصلح موعود نہیں بنا ہے بلکہ اُسے تو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ایسے ہی جیسے کم وبیش ایک صدی قبل حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود بنایا تھا۔جس طرح ۱۸۹۱ء تک حضورؑ کا نزول عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں وہی عقیدہ تھا جو اُمت کا اجتماعی عقیدہ تھا ویسے ہی خاکسار کا بھی وسط دسمبر ۱۹۸۳ء تک پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں وہی عقیدہ تھا جو جماعت احمدیہ قادیان کا ہے۔اور پھر جس طرح ۱۸۹۱ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ پر یہ انکشاف فرمادیا کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔اسی طرح وسط دسمبر ۱۹۸۳ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز پر بھی یہ انکشاف فرمادیا کہ خلیفہ ثانی زکی غلام (مصلح موعود) نہیں تھے بلکہ وعدہ کے موافق آنیوالا زکی غلام یعنی مصلح موعود تو ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے آقا حضرت مرزا غلام احمدؑ کو قرآن کریم سے وفات مسیح کے دلائل دیئے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بھی یہ انکشاف فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے مطابق زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں حضورؑ کے تمام جسمانی لڑکے پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے باہر کردیئے گئے ہیں۔نہ صرف مجھ پر یہی انکشاف فرمایا گیا کہ خلیفہ ثانی مصلح موعود نہیں ہیں بلکہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا مجھے اِلہامی،علمی اور قطعی ثبوت بھی بخشا گیا ہے۔یہ بھی یادرہے کہ خلیفہ ثانی جو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتا وہ نہ صرف مصلح موعود بنا بلکہ اُسکے دعویٰ سے بھی پہلے جماعت احمدیہ میں خوشامدی ٹولے نے اُسے مصلح موعود بنادیا تھا۔میرے اور خلیفہ ثانی کے موازنے کے وقت اِس بنیادی فرق کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ خلیفہ ثانی نے (گھر کے بھیدی کے طور پر) پیشگوئی مصلح موعود کو خود ہی کھولا اور خود ہی اپنے اُوپر چسپاں کرلیا۔جبکہ میں نے اُسے کھولا نہیں بلکہ وہ مجھ پر کھولی گئی ہے بعینہٖ جس طرح مسیح موعود کی پیشگوئی حضرت بانئے جماعت پر کھولی گئی تھی۔یہ بھی واضح رہے کہ اس میں میری اِستعدادوں کا کوئی دخل نہیں اور نہ ہی میں کبھی اِس راہ کا مسافر رہا ہوں۔اِسکے باوجود آپ کا جماعتی نظام مجھے تو سزا کا مستوجب گردانتا ہے مگر خلیفہ ثانی کو جزا کا۔سُنت اللہ کیا ہے۔؟ یہ آپ خود سوچیں۔خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے ڈرامے کی تفصیل آپ میرے مضامین اور کتب میں سے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔جناب مسرور احمد صاحب! اگر آپ تعصب سے پاک ہوکر تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ سوچیں گے تو مجھے اُمید ہے آپ پر بخوبی واضح ہوجائے گا کہ مصلح موعود کون بنا تھا اور کسے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔؟ ~ ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آگے آپ فرماتے ہیں۔''جب کسی احمدی کا دماغ گھومتا ہے تو کم از کم مصلح موعود کا دعویٰ تو کر دیتا ہے۔''

کس احمدی کا دماغ گھوما اور کس نے مصلح موعود کا غلط دعویٰ کیا تھا۔؟

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! آپ نے خاکسار کو''دماغ کے گھومنے'' کا خطاب دے کر بہر حال میرے صدق کی اُسی طرح تصدیق فرمائی ہے جس طرح پہلی قوموں نے اپنے ہر سچے نبی اور رسول کو یہی خطاب دیا تھا۔کیا آپ جانتے نہیں۔؟؟؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

''كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝ أَتَوَاصَوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ''(ذاریات۔۵۳،۵۴)

اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو پیغمبر آتا وہ اس کو جادوگر یا دیوانہ کہتے۔کیا یہ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے آئے ہیں؟ بلکہ یہ شریر لوگ ہیں۔

سب نبیوں کے سردار سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے متعلق اُسکی قوم کے لوگ کیا کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ''(القلم۔۵۲)

اور قریب ہے کہ کافر تجھے اپنی نظروں سے (گھور کر) پھسلا دیں۔جب وہ نصیحت سنتے ہیں اور کہتے ہیں یقیناً یہ دیوانہ ہے۔

''وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا''(الفرقان۔۴۲)

اور جب وہ تجھے (محمد ﷺ کو) دیکھتے ہیں تو تجھے صرف ایک ہنسی ٹھٹھے کی چیز سمجھتے ہیں(اور کہتے ہیں) کیا اللہ نے اس شخص کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟

جناب مسرور احمد صاحب! ابھی ماضی قریب میں ہی اللہ تعالیٰ کے ایک صادق اور برگزیدہ بندے کو اُسکی قوم نے یہی خطاب دیئے تھے جو آج آپ اُسکے موعود زکی غلام کو دے رہے ہیں۔حضورؑ فرماتے ہیں۔

''دوسری نکتہ چینی یہ ہے کہ مالیخولیا یا جنون ہوجانے کی وجہ سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کردیا ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ یوں تو میں کسی کے مجنون کہنے یا دیوانہ نام رکھنے سے ناراض

نہیں ہوسکتا بلکہ خوش ہوا ہوں۔ کیونکہ ہمیشہ سے ناسمجھ لوگ ہر ایک نبی اور رسول کا بھی اُن کے زمانہ میں یہی نام رکھتے آئے ہیں اور قدیم سے ربّانی مصلحوں کو قوم کی طرف سے یہی خطاب ملتا رہا ہے اور نیز اس وجہ سے بھی مجھے خوشی پہنچی ہے کہ آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو براہین میں طبع ہو چکی ہے کہ تجھے مجنون بھی کہیں گے۔ لیکن حیرت تو اس بات میں ہے کہ اس دعویٰ میں کون سی جنون کی علامت پائی جاتی ہے کون سی خلاف عقل بات ہے جس کی وجہ سے معترضین کو جنون ہو جانے کا شک پڑ گیا۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۲۱)

مرزا مسرور احمد صاحب! مجنون یا دیوانہ کہنے والے لوگوں کے جواب میں ایک صدی قبل جو میرے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے ارشاد فرمایا تھا آج اُس کا موعود ذکی غلام بھی آپ سے وہی بات کہتا ہے کہ ''میرے دعویٰ (غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود) میں کون سی جنون کی علامت پائی جاتی ہے کون سی خلاف عقل بات ہے جس کی وجہ سے آپ کو میرے گھومنے یعنی مجنون ہونے کا شک پڑ گیا ہے۔ خاکسار نہ صرف آپ اور جماعت احمدیہ کے آگے قرآن کریم اور غلام مسیح الزماں سے متعلقہ مبشر الہامات کی روشنی میں ایسے دلائل رکھ رہا ہے جس سے خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود سچا ہونا تو درکنار اُسے تو کلام اللہ ایسا دعویٰ (مصلح موعود) کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ اور مزید برآں خاکسار اپنے دعویٰ کی سچائی میں ایک ایسا الہامی، علمی اور قطعی ثبوت پیش کر رہا ہے جسے کوئی بھی صاحب علم اور صاحب فکر احمدی جھٹلانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اِن سب حقائق کے باوجود اگر خاکسار آپکی نظر میں گھوما ہوا ہے تو پھر۔۔۔ ؎ خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد ۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آگے آپ فرماتے ہیں:۔ ''لیکن اُسکے جو اِردگرد کھڑے ہو جاتے ہیں لوگ اُس کو سپورٹ کرنیوالے اور اُس کو اُٹھانیوالے وہ یا منافق ہوتے ہیں یا مخالف ہوتے ہیں جماعت کے۔''

سپورٹ (support) کرنیوالے کیا منافق یا مخالف۔؟

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق پہلے زمانوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انسانوں کو جو اپنے اپنے وقت میں انتہائی برگزیدہ اور صالح ترین وجود تھے کو شرک اور بت پرستی کی بیخ کنی کیلئے مامور فرمایا تھا۔ اِن سب مامورین کے اعلان حق کے بعد اُن کے وقتوں اور ماحول میں جو قلیل تعداد میں متقی اور نیک لوگ تھے وہ یا تو اِلہاماً یا پھر اپنی صالحیت کی بدولت ہر قسم کی مخالفتوں، ظلم و ستم اور جبر کا مقابلہ کرتے ہوئے حق کو قائم کرنے کیلئے اُس مامور کیساتھ کھڑے ہو گئے تھے۔ مثلاً۔

اللہ تعالیٰ نے شرک کو مٹانے کیلئے جب حضرت نوح علیہ السلام کو مامور فرمایا تھا تو اُسکے مشرک معاشرہ میں سے چند لوگ اُس کی مدد اور اعانت کیلئے اُس کیساتھ کھڑے ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''حَتَّى إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ'' (ہود۔۴۱) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور جوش مارنے لگا، تو ہم نے (نوح کو) حکم دیا کہ ہر ایک (قسم کے جانداروں) میں سے جوڑا جوڑا (یعنی) دو (دو جانور ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ) لے لو اور جس شخص کی نسبت حکم ہو چکا ہے (کہ ہلاک ہو جائے گا) اس کو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کو اور جو ایمان لایا ہو اُس کو کشتی میں سوار کر لو اور ان کیساتھ بہت ہی کم لوگ ایمان لائے تھے۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! مجھے سوچ کر اور صحیح صحیح بتایئے کہ کیا حضرت نوح علیہ السلام کے گھر والے اور وہ قلیل تعداد میں لوگ جو اُس پر ایمان لائے تھے اور اُس کی مدد اور اعانت کیلئے اُس کیساتھ کھڑے ہو گئے تھے کیا یہ لوگ اپنی مشرکانہ سوسائٹی کے مخالف اور منافق تھے۔؟؟؟

اللہ تعالیٰ نے شرک اور بت پرستی کی بیخ کنی کیلئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مامور کیا تھا تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کیساتھ آپ کا بھتیجا حضرت لوط علیہ السلام آپکی مدد کیلئے آپ کیساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَى رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ'' (عنکبوت۔۲۷) پس ان پر (ایک) لوط ایمان لائے اور (ابراہیم) کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! مجھے بتایئے کہ کیا حضرت لوطؑ اپنے بت پرست اور مشرکانہ معاشرہ (society) کا مخالف اور منافق شخص تھا۔؟؟؟

فرعون کے ظلم و ستم اور اُسکی بدترین غلامی سے بنی اسرائل کی رہائی کیلئے حضرت ہارون علیہ السلام اور چند اسرائیلی نوجوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدد اور اعانت کیلئے اُس کیساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''فَمَا آمَنَ لِمُوسَى إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ عَلَى خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ'' (یونس۔۸۴) تو موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا مگر اس کی قوم میں سے چند لڑکے (اور وہ بھی) فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں وہ اُن کو آفت میں نہ پھنسا دے اور فرعون ملک میں متکبر و مغرور اور (کبر و کفر میں) حد سے بڑھا ہوا تھا۔ جناب مرزا مسرور احمد صاحب! حضرت ہارون علیہ السلام اور یہ جو چند اسرائیلی نوجوان

اپنے نجات دہندہ کی معاونت کیلئے اُس کیساتھ کھڑے ہوئے تھے کیا یہ سب فرعون کے ظالمانہ سماج کے مخالف اور منافق تھے اور آج آپ اور آپ کا نظام میرے اور میرے ساتھیوں کیساتھ کیا وہی کچھ نہیں کر رہا جو فرعون اور اُسکے درباریوں نے حضرت موسیٰؑ اور اُسکے ساتھیوں کیساتھ کیا تھا۔؟؟؟

۲۰۰۰ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ایک موعود مسیح ابن مریم کو اسیروں کی رہائی کیلئے یہودیوں میں نازل فرمایا تھا۔اس وقت یہودیوں کی اپنی کوئی حکومت نہیں تھی لیکن وہ بہت منظّم تھے اور رومی حکومت میں بہت اثر ورسوخ رکھتے تھے۔اس وقت یہودیت میں چند خاندان اور اُنکے ربی اور فریسی وغیرہ ایک نظام کیساتھ نہ صرف حضرت موسیٰؑ کی گدی پر قبضہ جما کر بیٹھے ہوئے تھے بلکہ اُنہوں نے دیگر یہودیوں کو بذریعہ نظام یرغمال بھی بنایا ہوا تھا۔جو یہودی حق بات کہتا تو بذریعہ نظام اُس کا اخراج اور مقاطعہ کر دیا جاتا تھا۔موسوی مریم کا بیٹا جب بطور موعود مسیح اُن میں نازل ہوا تو وہ یقیناً سچا تھا اور اُسکی تعلیم بھی سچی تھی۔نظام کی سزاؤں کے ڈر سے یہودی اپنے موعود مسیح کے اعلان حق پر اُس کیساتھ کھڑے نہ ہوئے لیکن چند ایک نیک دل یہودی حق کا ساتھ دینے کیلئے اُسکے حواریوں میں شامل ہوگئے تھے۔جناب مرزا مسرور احمد صاحب! حضرت مسیح ابن مریم کے اعلان حق پر یہ جو چند نیک دل یہودی اُسکی معاونت کیلئے اُسکے حواریوں میں شامل ہوئے تھے۔کیا وہ حضرت موسیٰؑ اور اُسکی تعلیم کے مخالف اور منافق تھے۔؟؟؟

اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو لات ومنات سے پاک کرنے کیلئے جب دعائے ابراہیمؑ اور مثیل موسیٰؑ پر غار حرا میں پہلی وحی نازل فرمائی تھی تو خوف سے آپ ﷺ کا دل دھڑکنے لگ گیا۔آپ ﷺ جب واپس گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجہؓ کو فرمانے لگے ”مجھ پر کمبل ڈال دو، کمبل ڈال دو“۔ذرا گھبراہٹ دور ہوئی تو فرمانے لگے ”خدیجہ مجھے کیا ہوگیا ہے“ پھر اُنہیں سارا ماجرا کہہ سنایا اور ساتھ ہی کہا ”مجھے اپنی جان کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے، میں زندہ نہیں بچوں گا، میں زندہ نہیں بچوں گا“۔حضرت خدیجہؓ نے ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا ”نہیں نہیں! ایسا ہرگز نہیں ہوگا، خوش ہوجایئے۔اللہ کریم آپ کو کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔سچ بولتے ہیں، ناداروں کے بوجھ اُٹھاتے ہیں اور ناگہانی مصائب میں مصیبت زدگان کی امداد کرتے ہیں۔پھر آپ ﷺ کی شفیق بیوی اور اُم المومنینؓ آپ کو اپنے عم زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ورقہ بن نوفل نے آنحضرت ﷺ کے احوال وواقعات سن کر فرمایا کہ آپ اپنی اُمت کے پیغمبر ہیں۔قوم آپ کو جھوٹا کہے گی اور دکھ دے گی اور مکہ سے بھی نکالے گی۔اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو میں آپکی مدد کروں گا۔چنانچہ آنحضرت ﷺ پر اولین ایمان لانیوالوں میں آپکی زوجہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، دو مرد ایک حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ایک حضرت زیدؓ اور ایک نوعمر آٹھ سالہ لڑکا حضرت علیؓ تھے۔ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے مکہ والوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ”مجھ کو خدا نے تم لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا تو تم نے کہا، آپ (ﷺ) جھوٹے ہیں، اور ابوبکرؓ نے کہا، بلاشبہ آپ ﷺ سچے ہیں۔“ (بخاری) حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لانے کے بعد اپنے دوستوں کی طرف گئے اور اس طرح حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت عبیدؓ بن زید اور حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ بھی فوراً ایمان لے آئے۔اُسی روز آنحضرت ﷺ کی دعوت پر دو (۲) غلام عامرؓ اور ابوفکیہہ بھی ایمان لے آئے۔ابتدائی ایمان لانیوالے یہ نو (۱۰) مومن تھے۔تھوڑے عرصہ بعد اِن مومنین کی تعداد چالیس (۴۰) ہوگئی۔

وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کی ہدایت کیلئے نبی بلکہ خاتم النبیین بنا کر بھیجا تھا اور وہ جو دعویٰ سے بھی پہلے صادق اور امین کے القاب سے ملقب تھا۔اُسے بھی دعویٰ کے بعد اہل مکہ نے فوراً خوش آمدید نہیں کہا تھا۔آپکے گلے میں عظیم مصلح موعود ہونے کے ہار نہیں ڈالے گئے تھے بلکہ آپکی اور آپ ﷺ کے جانثاروں کا نہ صرف اخراج اور مقاطعہ کیا گیا بلکہ اِنہیں تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور کیے رکھا۔اولین مومنین نے جو عقوبتیں اور اذیتیں برداشت کیں اِنکی داستان بڑی دردناک ہے۔جناب مرزا مسرور احمد صاحب! خاکسار آپ سے پوچھتا ہے کہ یہ اولین مومن جو آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے تھے کیا یہ مکہ کی مشرکانہ اور بت پرستانہ سوسائٹی کے مخالف اور منافق تھے یا کہ وہ حق کو قائم کرنے کیلئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اولین معاون اور مددگار بنے تھے۔؟؟؟

ایک صدی قبل جب حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوا تو آغاز میں بوقت بیعت چالیس () نیک مسلمان آپکے ہاتھ پر بیعت کر کے حق کو قائم کرنے اور غلبہ اسلام کیلئے آپ کیساتھ کھڑے ہوئے تھے۔اِن نیک فطرت اصحاب کو مخالفوں نے اُمت کے غدار، مخالف اور منافق اور نہ جانے کیا کیا کہا تھا۔مرزا مسرور احمد صاحب۔کیا یہ سب اصحاب واقعی اُمت کے غدار، مخالف اور منافق تھے۔؟؟؟

جناب مسرور احمد صاحب! آپ ضرور مجھے جواب میں کہیں گے کہ متذکرہ بالا لوگ اپنی اپنی قوموں اور جماعتوں کے مخالف اور منافق نہیں تھے بلکہ یہ نیک لوگ تو حق کو قائم کرنے کیلئے اپنے اپنے وقت کے نبیوں کی مدد کرنے والے اور اُنکے عظیم اصحاب تھے۔اگر ایسا ہے تو میرا آپ سے اگلا سوال ہے کہ آپ نے میرے ساتھیوں کو جماعت کے مخالف اور منافق کہا ہے۔آپکے پاس اُنہیں یہ القاب دینے کا کیا ثبوت ہے۔آپ اور جماعت احمدیہ نے کیا میرے دعویٰ غلام مسیح الزماں کے دلائل کو بذریعہ دلائل جھٹلا دیا ہے۔؟ نقطہ نظر کے اختلاف کی بنا پر کسی کو مخالف یا منافق کہنا کہاں تک درست ہے۔؟ اور اگر یہ درست ہے تو ہمیں عالم اسلام کے تمام فرقے اُمت کے غدار اور ختم نبوت کے منکر اور جانے کیا کیا کہتے ہیں؟ پاکستان کی قومی اسمبلی نے آپ کو کافر، ختم نبوت کا منکر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے؟ کیا آپ عالم اسلام کے اِن فتاویٰ کو تسلیم کرتے ہیں؟ اور اگر نہیں تو آپ

کس طرح اور کس دلیل کی بنیاد پر مجھے اور میرے اصحاب کو جماعت احمدیہ سے خارج، ہمارا سماجی بائیکاٹ کرنے اور ہمیں جماعت کے مخالف اور منافق کہنے میں حق بجانب ہیں؟

آپ فرماتے ہیں:۔''وہ چاہتے ہیں کہ مزے لے کے اپنے ذرا ماحول کو خراب کریں۔''

ماحول کو کس نے اور کن لوگوں نے خراب کیا۔؟

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! ہر زمانے میں ہر نبی کی قوم نے اپنے نبی کو مجنون اور جادوگر کا خطاب دیا تھا۔ مزید یہ کہ ہر نبی کے ابتدائی ساتھیوں پر اُس کی قوم نے یہ بھی الزام لگایا تھا کہ یہ لوگ فلاں شخص (نوح، اِبراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمدﷺ اور مرزا غلام احمد وغیرہ کیونکہ کسی نبی کی قوم نے اُسے نبی تسلیم نہیں کیا تھا) کی مدد کر کے ہمارے پُرامن معاشرہ میں پُرامن ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔ کیا حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت محمد مصطفےٰﷺ اور حضرت مرزا غلام احمد علیھم السلام وغیرہ کے ابتدائی ساتھیوں نے پُرامن معاشرے کے پُرامن ماحول کو خراب کیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ چونکہ صادق کو پہچاننے کیلئے دل کی صفائی اور اپنے اندر صدق کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر مصلح کے وقت میں بعض چنیدہ لوگ جو بڑے متقی اور صالح ہوتے ہیں، اُن کا نور ایمان صادق کو فوراً پہچان لیتا ہے۔ ہر مصلح کے وقت میں اُسکے ایسے ساتھی اپنے پُرامن معاشرے کا ماحول نہیں خراب کر رہے ہوتے بلکہ وہ ایک صادق کا ساتھ دے کر ایک مشرک اور بت پرست ماحول کو موحدانہ ماحول میں بدلنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے معاشرے کے خودساختہ حضوروں کا کسی مصلح کے ابتدائی ساتھیوں پر یہ ایک بے بنیاد الزام ہوتا ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ ہر مصلح کا ساتھ دینے والے ایسے نیک لوگوں کے تقویٰ پر مبنی اِس فعل سے اُس زمانے کے نام نہاد حضوروں کے نام نہاد مقام و مرتبہ اور اُنکی دوکان پر حملہ ہو جاتا ہے اور پھر یہ حضور بیچارے اپنی دوکان اور اپنی مذہبی جاگیر کو بچانے کیلئے ایسے اوچھے اور گھٹیا بیانات دینا شروع کر دیتے ہیں۔ خاکسار کا دعویٰ پہلے مصلحین کی طرح نہ صرف مدلل ہے بلکہ قرآن کریم کی روشنی میں زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کے عین مطابق بھی ہے۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! خاکسار آپ کو اور افرادِ جماعت کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ مقدس جماعت جس کی تخم ریزی اور آبیاری حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے فرمائی تھی اس جماعت احمدیہ کا ماحول کس نے اور کن لوگوں نے خراب کیا تھا؟ آج جماعت احمدیہ پیشگوئی مصلح موعود کی وجہ سے جس مصیبت اور دلدل میں پھنس چکی ہے اِس عذاب میں اِنہیں کس نے اور کن لوگوں نے ڈالا تھا؟ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ جن پر ٢٠ فروری ١٨٨٦ء کی اِلہامی پیشگوئی نازل ہوئی تھی۔ آپؑ نے زکی غلام کے متعلق بطور اِجتہاد اور قیاس یہ فرمایا اور لکھا تھا کہ وہ میرا لڑکا ہوگا۔ بعدازاں حضورؑ کا یہ اِجتہاد آپکی نرینہ اولا کیلئے ایک بھاری اِبتلاء بن گیا۔ امر واقع یہ ہے کہ افرادِ جماعت نے حضورؑ کے اسی اِجتہاد کی بنا پر ١٩١٤ء میں آپکے بڑے لڑکے بشیر الدین محمود احمد کو پچیس (٢٥) سال کی نوجوان عمر میں منصب خلافت پر بٹھا دیا۔ مزید برآں ایک سنگین غلطی یہ بھی کی گئی کہ خلیفہ بنانے کے بعد بعض افراد نے کسی تحقیق اور علم کے بغیر محض عقیدت کے جوش میں (نیک نیتی کیساتھ یا بغرض خوشامد واللہ اعلم بالصواب) خلیفہ ثانی کے متعلق زکی غلام مسیح الزماں کے القاب مثلاً مظہر قدرت ثانیہ، مصلح موعود وغیرہ بولنے اور لکھنے شروع کر دیئے۔ اگر کسی کو اس میں شک ہو تو وہ ''alghulam.com'' کے نیوز سیکشن میں نیوز نمبر ٥ جس کا عنوان ہے ''خلیفہ ثانی کے متعلق لوگوں کا مصلح موعود ہونے کا دعویٰ'' پڑھ لے۔ اسی نیوز نمبر ٥ میں خلیفہ ثانی کی ١٢۔ اپریل ١٩١٤ء کی تقریر جو کہ بعدازاں ''منصب خلافت'' کے عنوان سے شائع ہوئی اس کا ٹائٹل پیج بھی دیکھ لے۔ ساتھ ہی ١٩١٤ء میں جامعہ احمدیہ کے پروفیسر مولوی محمد اسماعیل صاحب کا مضمون بعنوان ''نشان رحمت'' کا بھی بغور مشاہدہ کر لے جس میں مولوی صاحب موصوف نے اپنے طور پر خلیفہ ثانی کو مصلح موعود ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ دراصل خلیفہ ثانی بننے اور افرادِ جماعت کا آپکے متعلق بے جا مظہر قدرتِ ثانیہ اور مصلح موعود کے القاب بولنے اور لکھنے کیساتھ ہی خلیفہ صاحب پر مصلح موعود بننے کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔ بعدازاں یہ دیکھتے ہوئے کہ لوگ تو میرے دعویٰ سے پہلے ہی مجھے مصلح موعود بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اُنہوں نے اس رنگ میں کارِ نمایاں سرانجام دینے شروع کر دیئے جن سے وہ مصلح موعود ثابت ہو سکیں۔ مثلاً جس شخص نے اپنے عظیم باپ کے دعویٰ مہدی و مسیح موعود کو تسلیم نہ کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ جن کا اُنکے دل میں بے حد احترام تھا کے دورِ خلافت میں بھی اُس نے احمدیت کو قبول نہ کیا۔ میری مراد ہے مرزا سلطان احمد۔ جب وہ قریب المرگ تھا تو خلیفہ ثانی صاحب نے تین کو چار کرنے والا بننے کی خاطر اُسکے گھر جا کر بستر مرگ پر اُس کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کروالی۔ بستر مرگ پر مرزا سلطان احمد اپنے محترم والد مہدی و مسیح موعودؑ کے دعاوی کو قبول کر کے اگر احمدیت میں داخل ہوا تھا اور اُسکی بیعت میں سچائی تھی تو سابقہ تین روحانی فرزندوں (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) کو چار کرنیوالا تو پھر سلطان احمد تھا نہ کہ خلیفہ ثانی صاحب۔ اور پھر خلیفہ ثانی جماعت کے اندر تو احمدیوں کو بنیادی حقوق سے محروم کر کے اَسیر بناتے رہے اور دوسری طرف اَسیروں کی رُستگاری کے ثبوت کیلئے کشمیری مسلمانوں کو ہندوؤں سے آزادی دلانے کی خاطر کشمیر میں تبلیغ کیساتھ ساتھ سیاسی جدوجہد شروع کر دی۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر یہ دونوں مثالیں کافی ہیں۔ بہرحال کشمیریوں کو تو وہ رُستگاری نہ دلا سکے کیونکہ وہ تو آج بھی آزادی کیلئے لڑ رہے ہیں لیکن خلیفہ ثانی صاحب نے ١٩٤٤ء میں مناسب موقعہ پا کر ایک طویل خواب کی بنیاد پر مصلح موعود ہونے کا اعلان کر دیا۔ اسکی مزید تفصیل میرے مضامین ''خلیفہ ثانی کے فرمودات اور آپ کا پروگرام'' اور ''خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود اور اُسکی حقیقت'' میں موجود ہے

۔اب بعض لوگ جنہوں نے ۱۹۱۴ء میں خلیفہ ثانی کو مصلح موعود قرار دیا تھا۔اُنکے اِس دعویٰ کی قرآن کریم کی روشنی میں زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات قطعی طور پر تردید کرتے ہیں۔
جناب مرزا مسرور احمد صاحب۔مندرجہ بالا حقائق سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے برخلاف مصلح موعود کا دعویٰ کرنیوالا جماعت احمدیہ میں خرابیوں کا دروازہ کھولنے والا تھا اور مزید برآں کسی تحقیق اور علم کے بغیر جوش عقیدت میں خلیفہ ثانی کو مصلح موعود بنانے والے لوگ ہی جماعت احمدیہ کا ماحول خراب کرنیوالے تھے۔
آپ فرماتے ہیں۔''سوال یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ پیشگوئی تو بڑے واضح طور پر فرمائی تھی کہ وہ میری اولاد ہوگا یعنی میری ڈائریکٹ (براہ راست۔ناقل) اولاد ہوگا۔میرا خون صرف نہیں ہوگا بلکہ میری بیوی کے بطن سے پیدا ہوگا۔''

غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود نے کیا اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے پیدا ہونا تھا۔؟

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے اِلہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ!
☆ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تونے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کردیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفٰے کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔
سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔
اُس کیساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کے ساتھ آیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئےگا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ ☆ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! اب یہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے اصل الفاظ ہیں اور اسی اِلہامی پیشگوئی کو جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصلح موعود کہا جاتا ہے۔اس اِلہامی پیشگوئی کے متعلق حقائق کیا ہیں۔؟ اِس اِلہامی پیشگوئی سے کیا ثابت ہوتا ہے۔؟ یہ حقائق درج ذیل ہیں:۔
(۱) اس اِلہامی پیشگوئی میں حضورؑ کو دو (۲) نشانوں یا دو (۲) وجودوں کی بشارت دی گئی تھی یعنی ایک نشان کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا قرار دیا ہے اور دوسرے نشان کو اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کا نام دیا ہے۔مثلاً۔(۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔اور (۲) ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔
(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ''وجیہہ اور پاک لڑکے'' کے متعلق بڑی وضاحت کیساتھ یہ فرمادیا ہے کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا''۔لیکن زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں فرمایا کہ وہ کیا ہوگا اور کون ہوگا۔؟
(۳) زکی غلام کو ملہم نے اپنا جسمانی لڑکا خیال کرتے ہوئے اس کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور یہ بریکٹ میں (لڑکا) اِلہامی لفظ نہیں ہے بلکہ ملہم کا زکی غلام کے متعلق اپنا قیاس اور اجتہاد ہے۔
(۴) ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام مصلح موعود ہے اور اِس سے متعلق پیشگوئی ''اُس کیساتھ فضل ہے۔۔۔۔سے شروع ہوکر۔۔۔۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔''

آخر تک جاتی ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود میں ''وجیہہ اور پاک لڑکے'' کی پیشگوئی بطورِ فرع شامل ہے۔

(۵) اِس اِلہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اِس بارے میں قطعاً کوئی خبر نہیں دی ہے کہ یہ ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' اور یہ ''زکی غلام'' کب پیدا ہونگے۔؟ اِلہامی پیشگوئی کے الفاظ ہمیں بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اِس معاملہ میں مکمل طور پر لاعلم رکھا ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ نے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں زکی غلام (مصلح موعود) کی پہچان کیلئے درج ذیل الفاظ میں قطعی اور علمی اور مرکزی علامات بیان فرمائیں ہیں:۔

☆ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔☆

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! مجھے اُمید ہے کہ اِلہامی پیشگوئی سے یہ جو چھ باتیں میں نے بطور حقائق لکھی ہیں جماعت احمدیہ میں کسی بھی صاحب علم وصاحب نظر کو نہ اِن میں کوئی شک ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی اعتراض۔ یہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے چھ حقائق ہیں جن سے انکار ممکن نہیں ہے۔ اور اُمید ہے آپ بھی اِس سے اتفاق کریں گے۔

(۷) ان چھ (۶) حقائق کے علاوہ ایک ساتویں حقیقت یہ بھی پیش نظر رکھنی چاہیے کہ زکی غلام جس کے متعلق حضورؑ کا یہ اِجتہادی خیال تھا کہ وہ آپ کا جسمانی لڑکا ہوگا۔ اِس اِجتہادی خیال کے مطابق پیدا ہونیوالے جسمانی لڑکے نے بھی حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی پارسا طبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ کے بطن سے پیدا ہونا تھا۔ یہ یاد رہے کہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے معاً بعد حضورؑ نے ایک کشف دیکھا تھا۔ ۸۔جون ۱۸۸۶ء کو ایک خط میں اِس کشف کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ حضرت مولوی نورالدینؓ صاحب سے فرماتے ہیں:۔

☆ شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ اِس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین، کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب اِلٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحب اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے۔ جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسری شادی ہوجائے۔۔۔ اِن دنوں میں اِتفاقاً نئی شادی کیلئے دو (۲) شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب اِنکی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قِسمت میں ذلّت ومحتاجگی و بےعزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ تمہاری اہلیہ ہو اور دوسری کی نسبت اِشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحبِ صورت وصاحبِ سیرت لڑکا (موعود زکی غلام۔ ناقل) جس کی بشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری اہلیہ جمیلہ و پارسا طبع سے پیدا ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔'' ☆

(تذکرہ صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۳/مکتوب مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۲۔۱۳)

حضورؑ کے اِس خط سے درج ذیل تین باتیں ثابت ہیں۔

(اولاً) آپؑ کا یہ خیال تھا یا آپ کو یہ امید لگی ہوئی تھی کہ یہ سبز رنگ کا بڑا پھل ''زکی غلام یعنی مصلح موعود'' آپکا جسمانی بیٹا ہوگا۔

(ثانیاً) وہ جسمانی بیٹا حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے نہیں ہوگا۔

(ثالثاً) یہ کہ عنقریب مجھے ایک اور نکاح کرنا پڑے گا اور وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود کسی پارسا طبع اور نیک سیرت تیسری اہلیہ سے ہوگا۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! حضورؑ اپنے الفاظ میں فرما رہے ہیں کہ پسر موعود یا خاص لڑکا نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی تیسری اہلیہ میں سے پیدا ہوگا۔ جبکہ آپ فرما رہے ہیں کہ ''میرا خون صرف نہیں ہوگا بلکہ میری بیوی کے بطن سے پیدا ہوگا''۔ ازاں بعد یہ تیسری شادی تو ہو نہ سکی لیکن یہ زکی غلام (مصلح موعود) حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے بھی نہ پیدا ہوسکا۔ اِس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مورخہ ۷۔اگست ۱۸۸۷ء کے دن بشیر احمد اوّل پیدا ہوئے۔ حضورؑ اِسکے متعلق اپنے اشتہار بنام ''خوشخبری'' میں فرماتے ہیں۔

''اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کیلئے میں نے اشتہار ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان

میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائیگا۔ آج ۱۶۔ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۴۱)

آپؑ نے بشیر احمد اوّل کی پیدائش پر اِس لڑکے کو ''مولود مسعود'' کا نام دے کر اِسے پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا واضح اشارہ دے دیا تھا لیکن رضائے الٰہی کے تحت یہ بچہ پندرہ (۱۵) ماہ زندہ رہ کر ۴۔ نومبر ۱۸۸۸ء کے دن فوت ہو گیا۔ چنانچہ ۴۔ دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضورؑ نے مولوی نورالدینؓ کو ایک خط لکھا۔ اس خط میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

☆ یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔۔۔ جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے۔۔۔۔ بیس ۲۰ فروری کی پیشگوئی۔۔۔ دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں الہام الٰہی نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔☆ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹/مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

اب متذکرہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ بشیر احمد اوّل کی وفات پر حضورؑ سمجھ چکے تھے کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نوراللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔'' اِلہامی پیشگوئی کے اس حصہ کو حضورؑ نے بشر احمد اوّل پر چسپاں فرما کر اُسکے متعلق فرمادیا! ''یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔''

آگے حضورؑ فرماتے ہیں کہ۔۔۔''اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے۔''

حضورؑ کے فرمان کے مطابق مصلح موعود کے متعلق جو عبارت یا پیشگوئی ہے وہ اِس فقرہ سے شروع ہوتی ہے۔۔۔''اُس کیساتھ فضل ہے۔ جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔۔۔ وَکَانَ اَمرًا مَّقضِیًّا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

اب ظاہر ہے الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کا ہی ذکر ہے۔ ایک ''وجیہہ اور پاک'' اور دوسرا ''زکی غلام''۔ وجیہہ اور پاک لڑکا تو بشیر احمد اوّل کی شکل میں پیدا ہو کر پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق دوبارہ آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔ اب پیچھے دوسرا وجود یعنی ''زکی غلام'' رہ گیا تھا اور اسی کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا اور اِسی کے متعلق فرمایا تھا۔۔۔''اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے''

جیسا کہ شروع میں ذکر کیا گیا ہے کہ اِلہامی پیشگوئی کی اشاعت کے وقت حضورؑ نے پیشگوئی میں بیان فرمودہ دونوں موعود وجودوں کو ایک سمجھ کر زکی غلام کیساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ دیا تھا۔ یہ واضح رہے کہ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) کے الفاظ حضورؑ کے اپنے اِجتہادی الفاظ ہیں نہ کہ کوئی اِلہامی الفاظ۔ اب ''وجیہہ اور پاک لڑکا'' یعنی بشیر احمد اوّل کی وفات کے بعد بھی حضورؑ زکی غلام کو اپنا لڑکا سمجھنے کے قیاس پر قائم رہتے ہوئے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز اشتہار یعنی ''حقانی تقریر بر واقعہ وفاتِ بشیر'' میں فرماتے ہیں۔

(۱) ''اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' (سبز اشتہار تصنیف یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ حاشیہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹ حاشیہ)

اسی سبز اشتہار میں آگے جا کر حاشیہ ہی میں آپؑ فرماتے ہیں:۔

(۲) ''اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسرِ متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اُٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اوّل جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کیلئے بطور ارہاص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔'' (ایضاً صفحہ ۴۶۷۔ ایضاً صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! سبز اشتہار کے حاشیہ میں مذکورہ ان دونوں حوالہ جات سے جو ثابت ہوتا ہے وہ درج ذیل ہے:۔

(۱)۔۔۔ سبز اشتہار کے متذکرہ بالا پہلے حوالے میں حضورؑ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ''خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی''۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بلا شک وشبہ دو نشانوں کی بشارت دی گئی تھی یعنی ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور دوسرا زکی

غلام ۔زکی غلام جس کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا ہے وہ عملی طور پر حضورؑ کا صلبی لڑکا ثابت نہیں ہوتا (اس کی تفصیل بعد میں آئے گی) بلکہ آپؑ کا روحانی فرزند ثابت ہوتا ہے۔ایسے ہی جیسے آپؑ بذات خود آنحضرت ﷺ کے روحانی پسر تھے۔لہٰذا حضورؑ کے کلام اور الہام میں تطبیق پیدا کرنے کی خاطر ہمارے لیے اسکے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ ہم یہ یقین کریں کہ حضورؑ کی دونوں سعید لڑکوں سے مراد ایک جسمانی لڑکا اور دوسرا روحانی لڑکا تھی۔

(۲)۔۔۔اسی حوالے میں حضورؑ نے آگے یہ جو فرمایا ہے کہ ''اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' الہامی پیشگوئی میں بعد کی یہ عبارت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے کہ ''اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا۔۔۔۔وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا تک۔'' الہامی پیشگوئی کے یہ الفاظ دراصل مصلح موعود کے متعلق ہیں۔اور حضورؑ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ''اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے'' لگتا ہے کہ حضورؑ کے یہ الفاظ الہامی نہیں بلکہ آپؑ کا ذاتی اجتہاد تھے۔اسکی وجہ یہ ہے کہ بعد ازاں جب یہ دوسرا بشیر یعنی بشیرالدین محمود احمد پیدا ہوتا ہے تو اس کی پیدائش کے موقعہ پر حضورؑ نے قطعی طور پر یہ نہیں فرمایا تھا کہ ''یہی لڑکا مصلح موعود ہے''۔اگر تو حضورؑ اس دوسرے بشیر کی پیدائش کے موقعہ پر یہ فرما دیتے کہ ''قطعی طور پر یہی لڑکا مصلح موعود ہے'' تو پھر ان الفاظ کے الہامی ہونے میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی لیکن اگر دوسرے بشیر کی پیدائش کے موقعہ پر بذات خود ملہم نے یہ کہا ہو کہ اس لڑکے'' کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل اِنکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے (اشتہار تکمیل تبلیغ ۔مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)'' تو پھر ملہم کے اپنے الفاظ ہی سے یہ ثابت ہو گیا کہ ''اور اِسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔'' کے الفاظ الہامی نہیں تھے بلکہ آپؑ کا ذاتی اجتہاد اور قیاس تھے۔

(۳)۔۔۔سبز اشتہار کے حوالہ نمبر ۲ میں حضورؑ نے یہ جو فرمایا ہے کہ '' اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسرِ متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کیساتھ آئے گا''۔حضورؑ کی یہ بات بالکل سچ ہے کیونکہ یہ الہامی پیشگوئی دراصل مصلح موعود ہی کے متعلق ہے۔اس عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرع ضمنی طور پر پسر متوفی کا بھی ذکر فرمایا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ اس پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرع حضورؑ کے صلبی لڑکے کا ذکر کیوں کیا ہے؟ تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا اس لیے کیا ہے کیونکہ وہ آئندہ زمانہ میں حضورؑ کی صلبی اولاد کی آزمائش کرنا چاہتا تھا۔

(۴)۔۔۔اسی حوالے میں حضورؑ نے مصلح موعود کے بعض الہامی ناموں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔مثلاً فضل ،محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر مصلح موعود کے الہامی نام ہیں۔اگر حضورؑ نے ان الہامی ناموں میں سے کوئی الہامی نام بطور تفاؤل اپنے کسی لڑکے کا رکھا بھی ہو اور ساتھ یہ بھی فرما دیا ہو کہ ''اس لڑکے کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل اِنکشاف کے بعد پھر اِطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے'' تو بھی وہ لڑکا (بشیرالدین محمود احمد) محض بطور تفاؤل نام رکھے جانے سے مصلح موعود نہیں بن سکتا۔مزید برآں اگر اس (بشیرالدین محمود احمد) کی پیدائش کے بعد حضورؑ نے اس لڑکے کے متعلق کوئی ایسا انکشاف (یہی لڑکا مصلح موعود ہے) نہ کیا ہو بلکہ جو انکشافات کیے ہوں وہ اُسکے مصلح موعود ہونے کی نفی کر رہے ہوں تو پھر وہ لڑکا خود بخود یا احباب جماعت اُسے مصلح موعود کیسے بنا سکتے ہیں؟

(۵)۔۔۔یہ بھی واضح ہو کہ اگر بالفرض حضورؑ اپنے کسی لڑکے کا تفاؤل کے طور پر نام رکھنے کے بعد اس لڑکے کے متعلق اپنی کسی تحریر میں یہ بھی فرما دیتے کہ '' یہی لڑکا مولود مسعود، موعود یا مصلح موعود ہے'' تو بھی اگر حضورؑ پر نازل ہونے والا مبشر الہامی کلام حضورؑ کے اس فرمان کی نفی کر رہا ہوتا تب بھی ہوشمندی اور عقلمندی کا تقاضا یہ تھا کہ ہم احمدی حضورؑ کے اجتہادی کلام کی بجائے حضورؑ کے الہامی کلام کی پیروی کرتے۔کیونکہ حضورؑ نے اپنی تحریر میں بارہا فرمایا ہے کہ میرا کہنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا ایک برابر نہیں ہوسکتا۔انسانی اجتہاد میں غلطی ممکن ہے لیکن کلام الٰہی میں غلطی ہرگز نہیں ہوسکتی۔مثال کے طور آپؑ فرماتے ہیں:۔

(۱) ☆اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کرلیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الٰہی کا کیا قصور ہوگا۔کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔☆ (آسمانی فیصلہ۔تصنیف دسمبر ۱۸۹۱ء۔روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

ایک اور جگہ پر آپؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۲) ☆اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بشیر احمد اوّل۔ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر۔کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شکاوت اطوار کہتا ہے۔کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔☆ (حُجۃُ اللہ۔مطبوعہ ۱۸۹۷ء۔روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

(۳) ☆اِسی سلسلہ میں حضورؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو　　وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! حضورؑ کے متذکرہ بالا دونوں اِقتباسات اور شعر سے درج ذیل دو نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(اولاً) اِنسانی کلام اور اللہ تعالیٰ کا کلام برابر نہیں ہوسکتے۔ انبیاءؑ چونکہ بشر ہوتے ہیں لہٰذا اُنکے کلام میں بھی اجتہادی غلطی واقع ہوسکتی ہے۔

(ثانیاً) کسی نبی کے اجتہادی کلام اور اسکے الہام میں اگر کوئی تضاد پیدا ہو جائے تو ہمیں ان دونوں کلاموں میں تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر ان میں تطبیق پیدا نہ ہو سکے تو ہمیں بہر حال نبی کے الہام کی پیروی کرنی چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ مندرجہ بالا بحث کے نتیجے میں اُن لوگوں کی جو سبز اشتہار کے مندرجہ بالا دونوں حوالہ جات کی روشنی میں خلیفہ ثانی کو مصلح موعود بنانے کیلئے دلیل پکڑتے ہیں بخوبی تشفی ہوگئی ہوگی۔

زکی غلام کے متعلق حضورؑ نے یہ فرما کر۔۔۔۔ ’’اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اسکی تعریف ہے‘‘ اُسے مصلح موعود قرار دیا ہے۔ اور اس کے متعلق مبشر اِلہامات کا سلسلہ نزول آپکی وفات تک جاری رہتا ہے۔ مبشر الہامات کے اندراج سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ایک سنت کا یہاں ذکر کرنا مفید اور ضروری ہے۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ جب کسی انسان کو کسی بچے کی بشارت دیتا ہے تو بشارت کے وقت وہ بچہ دنیا میں موجود نہیں ہوتا بلکہ وہ موعود بچہ بشارت کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً۔ اللہ تعالیٰ سورۃ مریم میں فرماتا ہے۔

’’وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِانتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّاo فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَابَشَرًا سَوِيًّا oقَالَتْ إِنِّي أَعُوذُبِالرَّحْمَن مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا oقَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا oقَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّاoقَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا‘‘ (سورہ مریم۔ ۱۷ تا ۲۲)

اور تو کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی ذکر بیان کر جب وہ اپنے رشتہ داروں سے الگ ہوکر مشرق کی طرف چلی گئی۔ اور (اپنے اور) ان (اپنے رشتہ داروں) کے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اس وقت ہم نے اُس کی طرف اپنا کلام لانے والا فرشتہ (یعنی جبرائیل) بھیجا اور وہ اُس کے سامنے ایک تندرست بشر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ (مریم نے اُس سے) کہا، میں تجھ سے رحمٰن خدا کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تیرے اندر کچھ بھی تقویٰ ہے۔ (اس پر اُس فرشتہ نے) کہا میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ میں تجھے ایک زکی غلام دوں۔ (مریم نے) کہا میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا۔ حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا اور میں بدکار بھی نہیں ہوں۔ (فرشتہ نے) کہا (بات) اِسی طرح ہے (مگر) تیرے ربّ نے یہ کہا ہے کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور (ہم اس لیے یہ لڑکا پیدا کریں گے) تا کہ اِسے لوگوں کے لیے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (اَمر) ہماری تقدیر میں طے ہوچکا ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے ظاہر ہے کہ جب فرشتہ نے حضرت مریم کو زکی غلام کی بشارت دی تھی تو اُس وقت زکی غلام دنیا میں موجود نہیں تھا۔ بشارت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ زکی غلام کو مریم کے ہاں پیدا کیا تھا۔ یہ ایک اِلٰہی سنت ہے اور اس میں تخلف ممکن نہیں۔ میری کتاب ’’غلام مسیح الزماں‘‘ کے حصہ اوّل کے دوسرے باب جس کا عنوان ہی غلام مسیح الزماں ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا تفصیلاً ذکر موجود ہے۔ قارئین وہاں سے اِستفادہ کر سکتے ہیں۔ اب خاکسار ذیل میں زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کا ترتیب وار نزول درج کرتا ہے۔

غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کے متعلق مبشر اِلہامات کا ترتیب وار نزول

(۱) ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء۔ یہ مفصل اِلہامی پیشگوئی شروع میں درج کی جاچکی ہے۔

(۲) ۱۸۹۴ء۔ ’’ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ‘‘۔ یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۳) ۱۸۹۶ ۔’’ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔‘‘ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۴) ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء۔ ’’ اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔‘‘ یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۷۰ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۵) ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ’’ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةًمِّنْ عِنْدِىْ۔‘‘ ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰۔ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱))

(۶) مارچ ۱۹۰۶ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔‘‘ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ

۱۹۰۶ء صفحہ۱)

(۷)۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جوحق اوراعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۸)۱۶۔ستمبر۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔"ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد۱۱ نمبر۳۳ مورخہ ۱۷۔ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ۱)

(۹)اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ ۔(۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔"(تذکرہ ۶۲۲ بحوالہ بدر جلد۶ نمبر۴۴ مورخہ ۳۱۔اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ۴)ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۰)۶،۷۔نومبر۱۹۰۷ء۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيٰى ۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ ..... آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"(تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد۱۱ نمبر۴۰، ۱۰۔نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ۳)ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب!(اولاً) زکی غلام کے متعلق مندرجہ بالا مبشر الہامات قرآن کریم کی روشنی میں یہ گواہی دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے (حضرت مہدی و مسیح موعودؑ) کی خواہش کے باوجود آپ کو زکی غلام بطور جسمانی لڑکا عطا نہیں فرمایا تھا۔میرے اِلٰہی علم اور تحقیق کے مطابق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ زکی غلام کو اپنی وفات تک اپنی اولاد میں ضرور ڈھونڈتے رہے لیکن انہوں نے کسی جگہ پر بھی قطعی طور پر یہ نہیں فرمایا تھا کہ"وہ (زکی غلام یعنی مصلح موعود) میری اولاد ہوگا یعنی میری ڈائریکٹ (براہ راست) اولاد ہوگا۔میرا خون صرف نہیں ہوگا بلکہ میری بیوی کے بطن سے پیدا ہوگا"۔جناب مسرور احمد صاحب!اگر آپ نے حضورؑ کے یہ الفاظ (وہ میری اولاد ہوگا یعنی میری ڈائریکٹ اولاد ہوگا۔میرا خون صرف نہیں ہوگا بلکہ میری بیوی کے بطن سے پیدا ہوگا) حضورؑ کی کسی تحریر میں پڑھے ہیں تو ان الفاظ کے مکمل حوالے سے ہمیں آگاہ فرمائیے۔

(ثانیاً) واضح رہے کہ حضرت بانئ جماعتؑ نے اپنے دولڑکوں (بشیر احمد اوّل اور مبارک احمد) کے متعلق واضح طور پر یہ فرمایا تھا کہ یہ زکی غلام یعنی مصلح موعود ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اِن دونوں کو نوعمری میں وفات دے کر اور آپ کی نرینہ اولاد کے سلسلہ کو منقطع کرنے کے بعد زکی غلام کے متعلق مبشر الہامات کا سلسلہ آپ کی وفات تک جاری رکھ کر آپؑ پر اور آپ کے توسط سے آپ کی جماعت پر یہ ظاہر فرمادیا تھا کہ زکی غلام یعنی مصلح موعود نے ۶/۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا ہے اور اس طرح وہ تیرا کوئی جسمانی لڑکا نہیں ہوگا۔

(ثالثاً) ہمارے آقا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی زندگی میں اپنے تینوں زندہ رہنے اور طویل عمر پانیوالے لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد۔بشیر احمد۔شریف احمد) کے پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے سے متعلق کچھ نہیں فرمایا لیکن یہ یاد رہے کہ اگر آپ اپنی کسی تحریر میں اِن تینوں میں سے کسی کے متعلق یہ فرما بھی دیتے کہ میرا فلاں لڑکا موعود زکی غلام ہے یا مصلح موعود ہے تب بھی حضورؑ کے اِن الفاظ کو زکی غلام سے متعلق مبشر کلام اِلٰہی سے تطبیق دینے کیلئے ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضورؑ کی یہ خواہش تھی کہ موعود زکی غلام یعنی مصلح موعود میرا جسمانی لڑکا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی جماعت اور بطور خاص آپ کی اولاد کی آزمائش کی خاطر آپ کی اس خواہش کو قبول نہیں فرمایا۔

زکی غلام (مصلح موعود) کے متعلق مندرجہ بالا مبشر الہامات کی روشنی میں قطعی طور پر یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کو حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے پیدا نہیں فرمانا تھا اور نہ ہی حضورؑ کی تیسری شادی ہوسکی جس سے آپ کو زکی غلام کے پیدا ہونے کی اُمید تھی۔تو پھر مسرور احمد صاحب حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے یہ کس طرح فرمادیا کہ"وہ (زکی غلام) میری اولاد ہوگا یعنی میری ڈائریکٹ اولاد ہوگا۔میرا خون صرف نہیں ہوگا بلکہ میری بیوی کے بطن سے پیدا ہوگا"۔ تفکروا و تند موا واتقوا اللہ و لاتغلوا

جناب مرزا مسرور احمد صاحب!ہم سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو اپنے ایک روحانی فرزند یعنی مہدی معہود کی بشارت سے نوازا تھا۔آپ ﷺ فرماتے ہیں:۔

(۱)۔"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔"(ابوداؤد کتاب المھدی)۔ترجمہ:۔حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کردے گا یہاں تک کہ وہ مجھ میں سے یا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا اُس کا نام میرا نام اور اُسکے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔

(۲)"وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا فرماتے تھے مہدی میری عترت اولاد فاطمہؓ میں سے ہوگا۔روایت کیا اسکو ابوابوداؤد نے۔"(مشکوٰۃ شریف جلد۳ صفحہ ۲۸)

یہاں میرا آپ سے سوال ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اِن کھلے کھلے الفاظ کے باوجود آپ ﷺ کا وہ روحانی فرزند یعنی حضرت مہدیؑ کیا اولادِ فاطمہؓ یعنی سادات میں سے پیدا ہوا تھا

۔؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو مغلیہ خاندان میں سے پیدا ہوا ہے۔ اب اگر آنحضرت ﷺ کا یہ اِجتہادی کلام اِجتہادی غلطی کے رنگ میں خطا ہو گیا ہے تو پھر آپ ﷺ کے روحانی فرزند حضرت مہدیؑ کے اِجتہادی کلام یعنی بریکٹ میں لکھے ہوئے لفظ (لڑکا) کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔؟ کیا یہ اِجتہادی غلطی کے رنگ میں خطا نہیں ہوسکتا۔؟ یاد رکھیں کہ ضرور ہو سکتا ہے بلکہ ہو چکا ہے۔ اُمت مسلمہ کی اکثریت ماسوائے جماعتِ احمدیہ آج تک اُس مہدی کا سادات میں پیدا ہونے کا انتظار کر رہی ہے جبکہ وہ ایک صدی قبل ایک دوسری قوم میں پیدا بھی ہو گیا۔ جناب مسرور احمد صاحب! اب آپ اور افرادِ جماعت بھی پھر وہی غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں جو غلطی اُمت مسلمہ میں پہلے کچھ لوگ کر بیٹھے ہیں۔ اب اُمتِ محمدیہ میں کچھ لوگوں کی خواہش کے مطابق کیا آنحضرت ﷺ کا وہ روحانی فرزند یعنی مہدیؑ سادات میں پیدا ہو جائے گا۔؟ ہرگز نہیں۔ اب آپ بھی اِلٰہی رضا کے برخلاف جھوٹے طور پر زکی غلام (مصلح موعود) کو دھکے کیساتھ حضرت اُم المومنین کے بطن سے پیدا کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن مجھے اُمید ہے آپ کو اِس ظلم اور زیادتی کی جلدی سمجھ آجائے گی۔ جناب مسرور احمد صاحب! سمجھدار لوگ دوسروں کی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں نہ کہ وہی غلطیاں دھراتے ہیں۔

آگے آپ فرماتے ہیں۔ ''تو جنبہ صاحب کہاں سے آ گئے سو سال کے بعد اُس بطن میں سے پہلی بات تو یہی ہے''

جنبہ صاحب یا جماعت میں سے کسی اور احمدی کے سو سال کے بعد آنے کی وجہ

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! پچھلے صفحات میں یہ بات تو ثابت کر دی گئی ہے کہ زکی غلام نہ تو حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور نہ ہی حضورؑ کی کوئی اور شادی ہوسکی جس سے زکی غلام پیدا ہوسکتا۔ اب حضورؑ کی یہ اِلہامی پیشگوئی تو بالکل سچی ہے۔ اگر یہ زکی غلام اولاد (جسمانی لڑکے) میں سے نہیں پیدا ہوا تو یقیناً پھر اس نے حضورؑ کی ذریت یعنی جماعت میں سے کہیں سے پیدا ہونا ہے۔ اور جماعت میں سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے موافق یہ جنبہ صاحب بھی ہو سکتے تھے اور کوئی دوسرا بھی ہوسکتا تھا۔ اور رہی بات سو سال کی تو اس سلسلہ میں عرض ہے۔

صد سال کی حقیقت

خاکسار مرزا مسرور احمد صاحب سے اور آپکے توسط سے سب افرادِ جماعت سے عرض کرتا ہے کہ یہ بات یاد رکھیں کہ بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمد مہدی و مسیح موعودؑ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے ایک عظیم غلام تھے۔ آپؑ نے دین اسلام کی جو خدمت کی وہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم اور آپکے فرمودات کی پیروی میں رہ کر کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کی عظمت کو ظاہر کرنے اور دین اسلام کے غلبہ کیلئے اگر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو کوئی اِلہامی پیشگوئی عنایت فرمائی ہے تو پھر ایسی پیشگوئی کا ظہور بھی اُسی طرح ہوگا جس طرح حضرت مہدی و مسیح موعود کے آقا آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ماضی میں وقوع پذیر ہوتا رہا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ احمدیت کوئی نیا دین نہیں ہے۔ یہ محمدیت کا ہی تسلسل ہے۔ محمدیت یعنی دین اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھنے کیلئے آنحضرت ﷺ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی یعنی حدیث مجدد دین اِس کا متن کچھ اس طرح ہے۔ ''اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ ''یعنی اللہ عزّ وجل ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرتا رہے گا جو اس کیلئے اس کے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔ (سنن ابوداؤد جلد ۲ کتاب الملاحم بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۱۷)

اب دوران صدی دین اسلام میں شامل ہونیوالی بدعات اور لوگوں کے نفسانی دخل سے اِسے پاک کرنے کیلئے اس حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ ہر صدی ہجری کے سر پر اپنے کسی بندے کو علوم لدینہ و آیات سماویہ کیساتھ مبعوث فرمائے گا۔ اور یہ بھی یاد رکھیں ایسا ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی سچے مصلح اور مجدد کو بے وقت اور بے ضرورت بھیج دے۔ مجددین اور مصلحین اپنے وقت اور اپنے موسم پر آتے ہیں۔ اب احمدیت چونکہ محمدیت کا ظل ہے اور اسی کا تسلسل ہے لہٰذا جماعت احمدیہ میں ظاہر ہونیوالا زکی غلام (مصلح موعود یا مجدد موعود جو چاہیں اُسے نام دے لیں) نے بھی محمدی سلسلہ کے سابقہ مجددین کی طرح آئندہ پندرھویں صدی ہجری کے سر پر ظاہر ہونا تھا نہ کہ چودھویں صدی ہجری میں۔ ویسے بھی چودھویں صدی ہجری کے مجدد اعظم تو حضرت بانئے جماعتؑ تھے اور موعود زکی غلام کیلئے اس صدی ہجری میں قدم رکھنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ جناب مسرور احمد صاحب۔ اب آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود روحانی فرزند نے سو سال کے بعد ہی ظاہر ہونا تھا اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس موعود زکی غلام کو حضورؑ کی ذریت میں سے بطور عبدالغفار جنبہ پیدا فرما دیا ہے تو اس میں سٹپٹانے کی کیا بات ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اپنی تقسیم ہے اور اس میں کسی کو بھی دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ اُمید ہے اب آپ کو بھی اور جماعت احمدیہ کو بھی پتہ چل گیا ہوگا کہ جنبہ صاحب کہاں سے آ گئے ہیں اور پھر آئے بھی سو سال کے بعد اپنے عظیم نبی ﷺ کے مقدس فرمان کے عین مطابق پندرھویں صدی ہجری کے سر پر۔

آگے آپ فرماتے ہیں۔ ''باقی پیشگوئیاں تو ساری پوری ہو گئیں ہم نے دیکھ لیں۔ قرآن کریم کی تفسیر کی۔ دنیا میں مشن ہاؤس کھولے اور جماعت کی ایڈمنسٹریشن کو بڑا

آرگنائز کیا۔ یہ جتنا سسٹم چل رہا ہے جماعت احمدیہ کا صدر انجمن احمدیہ کا ہے اسکے ناظران ہیں، دفتر ہیں۔ ایک سسٹم ہے۔ ایک مال کا نظام ہے۔ چندے ہیں اور پھر خدام الاحمدیہ ہے اطفال الاحمدیہ ہے ناصرات الاحمدیہ ہے لجنہ اماء اللہ ہے انصار اللہ ہے۔ تحریک جدید ہے، وقف جدید ہے۔ یہ سارے تو حضرت مصلح موعود کے زمانے میں ہو گئے ساری پیشگوئیاں اسلام کی اشاعت کیلئے تو اور بھی جس طرح پیشگوئی کو لے لو۔''

ترقیاتی کاموں کی حقیقت

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! آپ نے خلیفہ ثانی کے یہ جو ترقیاتی کاموں یا کارناموں کی لسٹ پڑھی ہے۔ یہ اِس بات کی دلیل تو ہو سکتی ہے کہ خلیفہ ثانی مثیل بشیر احمد اوّل تھے۔ اور پھر اُنہوں نے بحیثیت خلیفہ نصف صدی سے زیادہ عرصہ جماعت کو لیڈ (lead) کیا تھا۔ اگر اُن کا دعویٰ پسر موعود یعنی مثیل بشیر احمد اوّل تک رہتا تو اس میں اعتراض والی بات نہیں تھی کیونکہ جس وجود نے بھی بطور مثیل بشیر احمد اوّل پیدا ہونا تھا اُس نے نشان ہونے کے طور پر ایسے کارنامے ضرور سرانجام دینے تھے۔ اب پریشانی اور فکر والی بات یہ ہے کہ مثیل بشیر احمد اوّل نے زکی غلام یعنی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ زکی غلام وہ وجود ہے جو حضورؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا۔ اُس زکی غلام نے آئندہ زمانے میں پیدا ہونا تھا۔ اب حضورؑ کا ایک لڑکا (بشیر الدین محمود احمد) مصلح موعود (زکی غلام) کا دعویٰ کر کے بیٹھا ہوا ہے۔ جناب مسرور صاحب۔ اب آپ اِن کارناموں کی لسٹ سے خلیفہ ثانی کو مصلح موعود کیسے ثابت کر سکتے ہیں۔؟ وہ تو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے۔ خاکسار آپ کو یہ بات ایک مثال سے سمجھاتا ہے۔

ایک تمثیل (allegory)

فرض کریں ۱۸۵۰ء میں محمود نامی کسی عثمانی خلیفے نے یہ دعویٰ کر دیا ہو کہ میں وہی اسرائیلی مسیح ابن مریم ناصری ہوں جس پر ۲۰۰۰ ہزار سال پہلے انجیل نازل ہوئی تھی۔ یہودی بدبختوں نے میری رسالت اور میرے پیغام کو جھٹلا دیا اور مجھے جھوٹا ثابت کرنے کیلئے صلیب دلوانے لگے۔ بوقت صلیب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہلاکت سے بچا کر زندہ اپنے پاس آسمان پر اُٹھا لیا تھا۔ اور اب میں اسلام کے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق دین اسلام کو غالب کرنے کیلئے آسمان سے نازل ہوا ہوں۔ وہ ایک ہوشیار اور ذہین آدمی ہو اور اپنے دعویٰ کے وقت تمام عالم اسلام کا خلیفہ ہو۔ اس وجہ سے پوری اُمت نے بلاچون و چرا اُس کا یہ دعویٰ تسلیم بھی کر لیا ہو۔ اُس کے پاس سینکڑوں اور ہزاروں جید علماء کی جماعت ہو۔ وہ اپنی مملکت کے خزانے کا مالک ہو۔ اسلامی فوج کا سربراہ ہو۔ اُدھر اُمت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث موجود ہو۔

''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَ یَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔'' ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰ ابن مریم ضرور تم میں نازل ہوں گے اور عادل حاکم ہوں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ معاف کریں گے مال عام ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اُسکو قبول نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہؓ کہتے اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو ''نہیں کوئی اہلِ کتاب سے مگر اس کے مرنے سے پہلے ایمان لے آئیگا''۔ (متفق علیہ)

آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق اِن میسر وسائل کیساتھ اِس عثمانی خلیفے نے اپنے دورِ اقتدار میں اسلام کی بھرپور خدمت کی ہو۔ نئی مسجدیں بنوائیں۔ درسگاہیں بنوائیں۔ اس وقت اسلامی مملکت میں جتنے بھی خنزیر تھے اسلامی فوج کی مدد سے حدیث کے مطابق اُس نے سب قتل کروا دیئے۔ جتنی بھی لکڑی کی ظاہری صلیبیں تھیں اِن سب کو اُس نے تڑوا دیا۔ پوری اسلامی مملکت میں اُس نے عدل و انصاف بھی قائم کر دیا۔ اسلامی مملکت میں جتنے بھی غیر مُسلم تھے اُنہیں جزیہ بھی معاف کر دیا۔ اِتفاق سے اس وقت اسلامی مملکت کافی امیر ہو۔ محمود چونکہ خلیفہ اور (اپنے زعم میں) مسیح موعود تھا اور ملک کا خزانہ اُسکے کنٹرول میں تھا لہٰذا اُس نے عام مسلمانوں میں حدیث کے مطابق خوب مال تقسیم کیا۔ چونکہ محمود پڑھا لکھا بھی تھا۔ اُس کے پاس کافی فراغت تھی لہٰذا اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُس نے صداقتِ اسلام کیلئے کچھ کتابیں بھی لکھیں۔ اپنے ماتحت علمائے اُمت کی مدد سے قرآن مجید کی ایک تفسیر بھی لکھ دی۔ محمود کے پاس ایک مضبوط اسلامی فوج تھی۔ اُس نے اِردگرد کی غیر اسلامی ریاستوں پر قبضہ کر کے اُنہیں مُسلم ریاستوں میں بدل دیا اور اس طرح کروڑوں غیر مُسلم دائرہ اسلام میں بھی داخل ہو گئے۔ یہ محمود عثمانی خلیفہ جو اُمت مسلمہ کے عقیدہ (غلط) کے مطابق آسمان سے جسمانی طور پر جھوٹ موٹ نازل ہو کر مسیح موعود بنا بیٹھا ہو۔ چونکہ محمود نامی مسیح موعود خلیفہ ہونے کی وجہ سے پوری اُمت کا سربراہ تھا لہٰذا اِسکے دورِ حکومت میں پوری اُمت کا یہ متفقہ عقیدہ بن گیا ہو کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اُمت محمدیہ میں نازل ہونیوالا مسیح موعود محمود ہی ہے۔ اپنے دورِ اقتدار میں ۲۰ سال وہ مسلسل یوم مسیح موعود مناتا رہا ہو۔ وہ پچاس (۵۰) سال حکومت کر کے ۱۸۶۰ء میں فوت ہو جائے۔ اِس مسیح موعود کی وفات پر عثمانی خاندان سے اگلا خلیفہ ناصر آ جائے۔ یہ خلیفہ ناصر بھی پندرہ (۱۵) سال حکومت کر کے ۱۸۷۵ء میں فوت ہو جائے۔ یہ بھی اپنی دورِ خلافت

میں متواتر پندرہ سال یوم مسیح موعود مناتا رہا ہو۔ اسکی وفات پر عثمانی خاندان کا اگلا خلیفہ طاہر آجائے۔ وہ بھی بارہ (۱۲) سال خلافت کے بعد ۱۸۸۷ء میں فوت ہوجائے۔ عثمانی خلیفہ طاہر بھی اپنے دورِ خلافت میں متواتر بارہ سال یوم مسیح موعود مناتا رہا ہو۔ اِسکی وفات پر عثمانی خاندان سے اگلا خلیفہ مسرور آجائے۔ وہ بھی اپنی دورِ خلافت میں متواتر یوم مسیح موعود منا رہا ہو۔ پیشگوئی مسیح موعود کے سلسلہ میں اب اُمتِ مسلمہ کی حالت یہ ہوگئی ہو کہ محمود کے جانشین عثمانی خلفاء نے ہر سال یوم مسیح موعود مَنا مَنا کر مسلمانوں کے اَذہان میں محمود احمد نامی عثمانی خلیفے کے مسیح موعود ہونے کا عقیدہ پختہ کردیا ہو۔ پوری اِسلامی دنیا میں یہ متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہوگیا ہو کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح ابن مریم نے آسمان سے نازل ہونا تھا وہ نازل ہوگیا ہے اور وہ محمود تھا۔ دوسری طرف ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں ایک نوجوان مرزا غلام احمد نے ۱۸۸۴ء میں ایک کتاب ''براہین احمدیہ'' لکھی ہو اور اُس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں عالم اسلام کا یہ متفقہ عقیدہ لکھا ہو کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اُمتِ محمدیہ میں جس مسیح ابن مریم نے آسمان سے نزول فرمانا تھا۔ وہ نزول فرماچکا ہے اور وہ محمود احمد عثمانی خلیفہ تھا۔ اب ۱۸۹۱ء میں اِسی مرزا غلام احمد پر اللہ تعالیٰ نے یہ انکشاف فرمادیا ہو کہ! ''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہوچکا ہے اور اُسکے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُاللّٰهِ مَفْعُوْلاً ۔ اَنْتَ مَعِيَ وَ اَنْتَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۔ اَنْتَ مُصِيْبٌ وَّ مُعِيْنٌ لِّلْحَقِ ۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲) عربی عبارت کا ترجمہ:۔ اور اللہ کا وعدہ پورا ہوکر رہے گا۔ تُو میرے ساتھ ہے اور تُو روشن حق پر قائم ہے۔ تُو راہِ صواب پر ہے اور حق کا مددگار ہے۔

مرزا غلام احمد نے ''وفات مسیح ابن مریم'' سے متعلق اِس نئے اِنکشاف اِلٰہی کا اپنے اِشتہاروں اور اپنی کتابوں میں خوب اعلان فرمادیا ہو۔ آپ نے بڑی وضاحت سے تیس (۳۰) آیاتِ قرآنی کیساتھ حضرت مسیح ابن مریم ناصریؑ کی وفات ثابت کرکے آسمان سے اُسکے نزول کے باطل عقیدے کے پرخچے اُڑا دیئے ہوں۔ اب آپکے اس اعلان کے بعد اُمت محمدیہ میں عجیب وغریب صورتحال پیدا ہوگئی ہو۔ ایک طرف پوری ملتِ اسلامیہ اور اُنکے عثمانی خاندانی خلیفے کا متفقہ اور پختہ عقیدہ ہو کہ محمود احمد نامی عثمانی خلیفہ واقعی اَصالتاً اسرائیلی مسیح ابن مریم ناصری تھا۔ اُس نے احادیث میں بیان فرمودہ سب کارنامے حرف بحرف سرانجام دے دیئے تھے اور احادیث میں بیان فرمودہ نشانیاں اُس کے وجود میں ۱۰۰% پوری ہوگئی تھیں یعنی اُمتِ مُسلِمہ کے (۱) حاکم بن کر (۲) ہر طرف عدل وانصاف کو قائم کردیا (۳) لکڑی کی تمام صلیبیں توڑ دیں (۴) خنزیروں کو قتل کردیا (۵) جزیہ معاف کردیا (۶) اُسکے دورِ حکومت میں مال ودولت عام ہوگیا اور لوگ مال ودولت سے بے رغبت ہوگئے اور کروڑہا غیر مُسلم اسلام میں داخل ہوگئے تھے۔ اس لیے اب ہمارے نزدیک محمود احمد عثمانی خلیفہ کے مسیح موعود ہونے میں تو کوئی شک وشبہ ہی نہیں ہے۔؟ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کدھر سے آگئے؟ وہ ایک کتاب لکھ کر اور چار آدمی اپنے ساتھ لگا کر کہہ رہے ہیں کہ میں مسیح موعود ہوں۔ دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا حاکم ہونا تو دور کی بات اُسے تو قادیان کے لوگ بھی نہ جانتے ہوں کہ وہ کون ہے۔؟ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

میں تھا غریب وبے کس وگمنام وبے ہنر۔ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی۔ میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب اُمتِ محمدیہ کا عثمانی خاندانی خلیفہ مسرور احمد مرزا غلام احمد کو کہہ رہا ہو کہ یہ گھوم گیا ہے۔ تبھی اُس نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے۔ اُس نے صرف ایک کتاب لکھی ہے اور دو چار آدمی اپنے ساتھ لگا لیے ہیں۔ اُس سے زیادہ اُس نے اور کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اُسکے رشتہ دار جو فتنہ ڈالنے کیلئے اُس کیساتھ ملے ہوئے تھے اُن میں سے بعض تو اُس کو چھوڑ گئے ہیں۔ باقی بھی اسی طرح ختم ہوجائیں گے وغیرہ۔ دوسری طرف مرزا غلام احمد بڑی تحدّی کیساتھ کہتے ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسرائیلی مسیح ابن مریم فوت ہوچکے ہیں اور کوئی آسمان پر گیا ہی نہیں اور قرآن مجید اس حقیقت کی تصدیق فرمارہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے الفاظ کا صرف اتنا مطلب تھا کہ مسیح ابن مریمؑ کی خُوبُو اور سیرت وحالات کے مشابہ کوئی اِنسان اُمتِ محمدیہ میں ظاہر ہوگا اور وہ غلبہ اسلام کا موجب بنے گا۔ حضرت مسیح ابن مریم سے اُسکی اسی مماثلت کی وجہ سے آنحضورﷺ نے اُسے مسیح ابن مریم قرار دیا ہے۔ اور اس طرح جب کوئی آسمان پر گیا ہی نہیں تو پھر آسمان سے نازل کس نے ہونا تھا۔؟ لہٰذا محمود احمد مسیح موعود عثمانی خلیفہ آسمان سے قطعاً نازل نہیں ہوا تھا۔ وہ ایک زمینی انسان ہی تھا۔ اُس کا یہ کہنا کہ وہ آسمان سے نازل ہوا تھا سب ایک جھوٹ تھا۔ جہاں تک محمود احمد کے کارناموں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں مرزا غلام احمد نے کہا کہ جب کسی انسان کو دنیا میں حکمرانی مل جائے تو پھر ایسے کارنامے سرانجام دینا اُس کیلئے چنداں مشکل نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی انسان کو مقتدر حیثیت کا حامل بنا کر اُسکی اس طرح آزمائش بھی کیا کرتا ہے کہ یہ شخص کیا کرتا ہے اور مزید برآں بعض اوقات اُس کیساتھ کسی اُمت یا جماعت کی آزمائش بھی وابستہ کردی جاتی ہے۔؟

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر ۱۸۹۱ء میں مسرور احمد نامی اُمتِ محمدیہ کا کوئی عثمانی خلیفہ ہوتا اور اُس کا یہ پیدائشی عقیدہ ہوتا کہ محمود احمد نامی عثمانی خلیفہ مسیح موعود تھا۔ اور وہ نہ صرف آسمان سے نازل ہوا تھا بلکہ اُس نے سب کارنامے بھی سرانجام دے دیئے تھے اور اُسکے وجود میں ساری نشانیاں پوری ہوچکی تھیں۔ تو پھر کیا اُس

مسرور احمد نامی عثمانی خلیفے کومسیح ابن مریم کے آسمان سے نزول کے اپنے پیدائشی عقیدے کوسچا قرار دینا چاہیے جس کوقرآن کریم نے جھٹلا دیا تھا یا کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کوسچا قرار دینا چاہیے جس کے پاس سوائے دوتین کتب اور وفاتِ مسیح ابن مریم کے ثبوت کے اور کوئی کارنامہ نہیں تھا۔؟

مرزا مسرور احمد صاحب! مجھے اُمید ہے کہ اگر وہ متقی اور نیک خلیفہ ہوگا تو اُس کا یہی فتویٰ ہوگا کہ جب قرآن مجید سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ کوئی آسمان پر گیا ہی نہیں تو پھر محمود احمد عثمانی خلیفے کا یہ کہنا کہ وہ آسمان سے نازل ہوا تھا بالکل غلط اور ایک دَجل تھا۔مرزا غلام احمد کا مؤقف ہی مدلل اور معقول ہے۔لہٰذا اگر اُمت محمدیہ میں کسی مسیح موعود نے نازل ہونا ہے تو پھر وہ موسوی مسیح ابن مریم سے مماثلت رکھنے والا اُمت محمدیہ کا ہی کوئی فرد ہوگا۔اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے مرزا غلام احمد پر وفات مسیح ابن مریم کا انکشاف فرما کر حیاتِ مسیح ایسے باطل عقیدے کا بُطلان فرما دیا ہے لہٰذا اُمت محمدیہ میں نازل ہونیوالا مسیح موعود بلا شک وشبہ مرزا غلام احمد ہی ہیں۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! آج آپ خلیفہ ثانی کے مصلح موعود ہونے کے حق میں دلیل کے طور پر یہ کہہ رہے ہیں کہ ”باقی پیشگوئیاں تو ساری پوری ہوگئیں ہم نے دیکھ لیں۔ قرآن کریم کی تفسیر کی۔دنیا میں مشن ہاؤس کھولے اور جماعت کی ایڈمنسٹریشن کو بڑا آرگنائز کیا۔یہ جتنا سسٹم چل رہا ہے جماعت احمدیہ کا صدر انجمن احمدیہ کا ہے اسکے ناظران ہیں،دفتر ہیں۔ایک سسٹم ہے۔ایک مال کا نظام ہے۔چندے ہیں اور پھر خدام الاحمدیہ ہے اطفال الاحمدیہ ہے ناصرات الاحمدیہ ہے لجنہ اماء اللہ ہے انصار اللہ ہے۔تحریک جدید ہے،وقف جدید ہے۔یہ سارے تو حضرت مصلح موعود کے زمانے میں ہوگئے ساری پیشگوئیاں اسلام کی اشاعت کیلئے تو اور بھی جس طرح پیشگوئی کو لے لو۔۔۔تو اِنہوں نے کیا کیا ایک کتاب لکھ کے اُسکے بعد چار آدمی اپنے ساتھ لگا لیے۔“

خاکسار آپ سے اور افراد جماعت سے یہ کہہ رہا ہے کہ خلیفہ ثانی کے جن کارناموں کا آپ ذکر کر رہے ہیں یہ صرف اُنکے مثیل بشر احمد اوّل ہونے کی وجہ سے ہیں۔زکی غلام یعنی مصلح موعود ہونے کا اُن کا دعویٰ قطعی طور پر غلط تھا کیونکہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا کوئی بھی جسمانی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتا لہٰذا خلیفہ ثانی مصلح موعود کیسے ہوگئے۔؟ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کے مطابق مصلح موعود نے ۶۔۷۔نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا اور پندرھویں صدی ہجری کے سر پر ظاہر ہونا ہے۔متذکرہ بالا تمثیل کے مطابق پیشگوئی مسیح موعود کے ضمن میں ۱۸۹۱ء میں مسرور احمد نامی عثمانی خلیفے اور حضرت مرزا غلام احمدؑ کے درمیان جو صورتِ حال ہوسکتی ہے وہی صورتحال آج پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں آپ کے اور عبدالغفار جنبہ کے درمیان ہے۔تمثیل کے مطابق ۱۸۹۱ء میں پیشگوئی مسیح موعود کے سلسلہ میں کسی مسرور احمد عثمانی خلیفے اور اُمت محمدیہ کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہونے کی وجہ سے اگر باطل ہوسکتا ہے اور حضرت مرزا غلام احمدؑ کے پاس کوئی زیادہ کارنامے نہ ہونے کے باوجود اُس کا دعویٰ بالکل سچا ہوسکتا ہے کیونکہ قرآن کریم اس کا مصدق تھا تو پھر آج پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں بھی مرزا مسرور احمد صاحب اور جماعت احمدیہ کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات کے خلاف ہونے کی وجہ سے بالکل غلط ہوسکتا ہے اور عبدالغفار جنبہ کے پاس کوئی زیادہ کارنامے نہ ہونے کے باوجود اُس کا دعویٰ غلام مسیح الزماں بالکل سچا ہوسکتا ہے کیونکہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلق مبشر الہامات اُس کے مصدق ہیں ۔

جب کھل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

تنظیموں اور ایڈمنسٹریشن کی حقیقت

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں ۔ نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

جناب مرزا مسرور احمد صاحب۔آخری زمانے کے یعقوب کی جماعت احمدیہ آج بمنزلہ بنی اسرائیل ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضور کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

۵۔اپریل ۱۹۰۵ء۔”کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔ فرمایا۔بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جس پر اُس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔وہ لوگ جو اُن پر بے جا ظالمانہ حملے کرتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔“(تذکرہ ۴۴۸۔۴۴۹ بحوالہ الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲)

آخری زمانے کے یعقوب کی جماعت احمدیہ پر بھی بنی اسرائیل ایسا زمانہ آنے والا تھا۔فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اینٹیں پاتھنے اور دوسرے چھوٹے موٹے گھٹیا قسم کے کاموں پر اُنہیں لگا رکھا تھا۔اُنکے بنیادی حقوق سلب کر کے اُن پر سخت ظالم قسم کے کارندے مقرر کر رکھے تھے۔خلیفہ ثانی صاحب نے بھی جماعت احمدیہ کیساتھ سب کچھ وہی کیا جو فرعون نے بنی اسرائیل کیساتھ کیا تھا۔آپ نے ایڈمنسٹریشن اور تنظیموں کی جو بات کی ہے۔یہ خلیفہ ثانی کے فرعونی طرز کے کارنامے ہیں۔ان کارناموں کا مقصد صرف افرادِ جماعت پر اپنی گرفت کو مؤثر اور مضبوط بنانا تھا۔اُنہیں آزادی ضمیر سے محروم کر کے اور اُن پر قسما قسم کے عہدیدار مسلط کر کے غلام اور اسیر بنانا تھا۔اور آج افراد جماعت بنی

اسرائیل کی طرح کیا اِنہی تنظیموں اور ایڈمنسٹریشن کی وجہ سے بدترین اَسیری کا شکار نہیں ہیں۔؟ ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

آپ فرماتے ہیں۔''پھر اللہ تعالیٰ کی تائیدات کس طرح اُن کیساتھ رہیں کس طرح کس طرح اللہ تعالیٰ نے گویا ہر معاملہ میں مدد فرمائی۔''

تائیدات کی حقیقت

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! جیسا کہ خاکسار پہلے بتا چکا ہے کہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں دو نشانوں کا وعدہ دیا گیا تھا۔ایک وجیہہ اور پاک لڑکا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِسی اِلہامی پیشگوئی میں وضاحت فرما دی کہ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا''۔اور دوسرا نشان تھا ایک زکی غلام۔جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِلہامی پیشگوئی میں کوئی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کون ہوگا۔؟ بشیر احمد اوّل کو وفات دے کر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے جس لڑکے کو بھی مثیل بشیر احمد اوّل بنانا تھا اُسے بشیر احمد اوّل مرحوم کی صلاحیتیں بھی ملنی تھیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے موعود جسمانی لڑکے کے متعلق اپنے برگزیدہ بندے سے جو وعدے فرمائے ہوئے تھے وہ اُسکے وجود میں پورے ہونے تھے۔جناب مرزا مسرور احمد صاحب! آپ نے خلیفہ ثانی کے جن تعمیری کاموں کی تفصیل بتائی ہے وہ اُسکے مثیل بشیر احمد اوّل ہونے کا نتیجہ ہیں۔لیکن آپ یا کوئی بھی احمدی اِن کارناموں کی بدولت خلیفہ ثانی کو نہ موعود زکی غلام بنا سکتا ہے اور نہ ہی ثابت کر سکتا ہے۔جونہی خلیفہ ثانی نے اپنے اصل (بشیر احمد اوّل) کی مماثلت کی اپنی حیثیت سے تجاوز کر کے مصلح موعود (موعود زکی غلام) ہونے کا اعلان کیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی ہر قسم کی تائید سے محروم کر دیا تھا۔جناب مرزا مسرور احمد صاحب۔آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے مُلہم کیلئے اپنے کلام میں کیا وعید فرمائی ہے۔؟

''وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ o لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ o فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ o''(سورۃ الحاقہ آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸) ترجمہ۔اور اگر یہ شخص (محمد ﷺ) ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا،خواہ ایک ہی ہوتا۔تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔اور اس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔(ترجمہ از تفسیر صغیر)

اِن آیاتِ اِلٰہی کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ جھوٹے مدعی اِلہام کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''اِسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر اِفترا کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس (۲۳) برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔''(اربعین نمبر ۴ (دسمبر ۱۹۰۰ء) بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! واضح رہے کہ صادقوں کو مخالفین اور کفار اَیذ ئیتیں دیا کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات اُنکے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اور مصلحین شہید بھی ہوئے ہیں۔لیکن دنیائے مذہب میں ہمیں کسی ایک صادق کی بھی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کفار کے ہاتھوں اُسکی شہ رگ قطع ہوئی ہو۔جھوٹے مدعی اِلہام کی شہ رگ کا قطع ہو جانا اُسکے مفتری ہونے کا واضح ثبوت ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کیلئے یہ سزا مقرر کر چھوڑی ہے اور اِس سے کسی بھی متقی مسلمان کو مَفَر نہیں۔اب قرآن مجید کی روشنی میں زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات سے یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ خلیفہ ثانی نے حلف اُٹھا کر جو دعویٰ مصلح موعود کیا تھا وہ دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا۔اب سوال یہ ہے کہ آیا خلیفہ ثانی مفتری علی اللہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزا کی زد میں آئے تھے یا کہ نہیں۔؟ خاکسار یہاں عرض کرتا ہے کہ متذکرہ بالا قطع وتین کا یہ قرآنی فرمان اپنی قہری تجلی کیساتھ خلیفہ ثانی کی ذات میں پورا ہوا اور تاریخ احمدیت میں یہ ایک ایسا منفرد واقعہ ہے جس سے کسی احمدی کیلئے اِنکار ممکن نہیں۔خلیفہ ثانی کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے دس سال بعد یعنی دس (۱۰) مارچ ۱۹۵۴ء کے دن آیاتِ مذکورہ بالا کی وعید جس طرح پوری ہوئی اُسکی تفصیل مولوی ابُو العطا صاحب جالندھری''مدیر الفرقان''کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔آپ لکھتے ہیں:۔

خلیفہ ثانی کی شہ رگ پر قاتلانہ حملہ۔''مورخہ ۱۰۔مارچ ۱۹۵۴ء بروز بدھ قریباً پونے چار بجے مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھا کر ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اچانک ایک اجنبی نوجوان (مُسمّی عبدالحمید ولد منصب دار قوم جٹ چک نمبر ۲۲۰ ج والا تھانہ صدر لائلپور (فیصل آباد) سابقہ وطن تھانہ کرتار پور تحصیل و ضلع جالندھر) نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کر دیا۔چاقو کا یہ وار حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی گردن پر شہ رگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا۔(دراصل چاقو کا یہ وار گردن پر شہ رگ کے قریب نہیں پڑا تھا بلکہ اس سے شہ رگ قطع ہو گئی تھی۔اِسکی تفصیل آگے آئے گی۔ناقل) حملہ آور نے دوسرا وار بھی کیا مگر محمد اقبال صاحب محافظ کے درمیان میں آجانے کے باعث اِس مرتبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی بجائے چاقو اسے جا لگا اور وہ زخمی ہو گیا۔نمازیوں نے حملہ آور کو پکڑنے کی کوشش کی اور کافی جدوجہد کے بعد اُسے قابو میں لایا گیا اور اس کوشش میں بعض دوسرے بھی زخمی ہوئے۔۔۔۔حضرت امام جماعت

احمد یہ زخم لگنے کے فوراً بعد بہتے خون کیساتھ چند احباب کے سہارے سے اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔خون کو ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کے باوجود تمام راستہ میں اور سیڑھیوں پر خون مسلسل بہتا گیا،جس سے حضور کے تمام کپڑے،کوٹ،مفلر،سویٹر،قمیض،دو بنیانیں اور شلوار خون سے تر بہ تر ہو گئے۔حضور کیساتھ چلنے والے بعض خدام کے کپڑوں پر بھی مظلوم امام کے مقدس خون کے قطرات گرے (خاکسار ابُوالعطا کے کوٹ،پاجامہ اور پگڑی پر بھی اس پاک خون کے قطرات پڑے ہیں) مکان پر پہنچ کر اِبتدائی مرہم پٹی جناب ڈاکٹر صاحبزادہ منور احمد صاحب ایم بی بی ایس اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کی۔اور زخم کو صاف کر کے اور ٹانکے لگا کر سی دیا۔اِبتداء میں یہ خیال تھا کہ زخم پون انچ گہرا اور تین انچ چوڑا ہے۔لیکن جب رات کو لاہور سے مشہور سرجن جناب ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب تشریف لائے اور اُنہوں نے زخم کی حالت دیکھ کر ضروری سمجھا کہ ٹانکے کھول کر پوری طرح مُعائنہ کیا جائے تو معلوم ہوا کہ زخم بہت زیادہ خطرناک اور سوادو انچ گہرا اور شہ رگ کے بالکل قریب تک پہنچا ہوا ہے۔محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی خداداد مہارت سے کام لے کر قریباً سوا گھنٹہ لگا کر زخم کا آپریشن کیا اور اندر کی شریانوں کا منہ بند کر کے باہر ٹانکے لگا دیئے۔۔۔۔'' (تاریخ احمدیت جلد ۷ اصفحات ۲۳۰ تا ۲۳۱)

زخم شہ رگ کے قریب تھا یا کہ قطع وتین ہو گئی تھی۔؟ چاقو کا یہ زخم کافی لمبا اور گہرا تھا لیکن دھیرے دھیرے بعد ازاں یہ زخم وقت کیساتھ جلد مندمل ہوتا گیا۔زخم کے مندمل ہو جانے کے باوجود خلیفہ ثانی ہمہ وقت بے چین رہتے تھے۔حملہ کے ایک سال بعد اُنہوں نے اپنا مکمل چیک اَپ کروانے کیلئے یورپ جانے کا فیصلہ کیا۔بعد ازاں یورپ میں زیورچ،ہمبرگ اور لندن کے چوٹی کے سرجنوں نے اِن کے زخم کا اِنتہائی جدید ایکس ریز کیساتھ تفصیلی معائنہ کیا۔جیسا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب کے درج ذیل حوالہ سے ظاہر ہے:۔

"He was examined very thoroughly by top experts in Zurich,Hamburg and London with such assistance as could be drawn from X-ray impressions,etc.,and the unanimous conclusion was that the point of the knife had broken at the jugular vein and was embedded in it.The expert advice was that no attempt should be made to extricate it as the risk to his life involved in any such operation was too serious to be worth taking."(Ahmadiyyat, *the renaissance of Islam*-page No 332 / Tabshir Publications/1978)

یورپ کے تینوں بڑے شہروں کے ماہر سرجنوں کی متفقہ رائے یہ تھی کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک ٹوٹ کر شہ رگ میں دھنس گئی تھی۔اُنکی متفقہ رائے یہ بھی تھی کہ اگر ٹوٹی ہوئی نوک شہ رگ سے نکالنے کی کوشش کی گئی تو مریض کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔لہٰذا اُنہوں نے شہ رگ میں دھنسی ہوئی یہ چاقو کی نوک نہیں نکالی۔بعد ازاں دن بدن خلیفہ ثانی کی صحت گرتی گئی۔فالج بھی ہو گیا۔شہ رگ پر حملے کے گیارہ سال آٹھ ماہ تکلیف میں گزار کر بالآخر ۸۔نومبر ۱۹۶۵ء کو وہ فوت ہو گئے۔آگے جانے سے پہلے رسالہ اربعین ہی سے حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کا ایک اور اِرشاد یہاں نقل کیا جاتا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں۔

''اور قرآن شریف میں صدہا جگہ اس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالیٰ مفتری علی اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اِسی دنیا میں اس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔'' (اربعین بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

جیسا کہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی مفتری علی اللہ (جھوٹا مدعی الہام) آنحضرت ﷺ کی طرح دعویٰ کے بعد تیئیس (۲۳) سال کا زمانہ نہیں پا سکتا۔اِسی طرح حضورؑ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ مفتری علی اللہ کو اللہ تعالیٰ نہ صرف ہلاک کرتا ہے بلکہ اسے سزا بھی دیتا ہے۔اگر کوئی محمودی یہ اعتراض کرے کہ خلیفہ ثانی اِس حملے کے نتیجہ میں فوت نہیں ہوئے تھے۔؟ تو جواباً عرض ہے کہ (اولاً) اگر کسی جھوٹے شخص کی شہ رگ کاٹ کر اللہ تعالیٰ اُسے موقعہ پر ہی ہلاک کر دے تو اِس سے مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہموں کو جو وعید سنائی ہے اُسکی غرض وغایت پوری نہیں ہو سکتی۔وہ اس طرح کہ جھوٹے ملہم کی ہلاکت (بیشک یہ ہلاکت شہ رگ کے کٹنے سے ہی ہوئی ہو) کے بعد اُس کے مرید تو اُسے مظلوم امام یا شہید اور نہ جانے کیا کیا بناتے پھریں گے لہٰذا اِس طرح ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے مفتری کو نہ صرف تیئیس (۲۳) سال سے کم عرصہ میں ہلاک کرے بلکہ اُسے اذیت ناک سزا بھی دے تا کہ اُسکے مرید اُسے شہید اعظم وغیرہ نہ بنا سکیں۔(ثانیاً) خلیفہ ثانی صاحب اس حملہ کے فوراً بعد اگر ہلاک ہو جاتے تو پھر لوگوں کو کس طرح پتہ چل سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم کیلئے اپنی مقرر کردہ سزا کے مطابق اُسکی شہ رگ قطع کر دی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اِس حقیقت سے پردہ اُٹھانے کیلئے خلیفہ ثانی کو موقعہ پر مرنے سے بچا کر اُنکے طبی معائنوں کے ذریعے قطع وتین کا یہ عبرت ناک ثبوت لوگوں کو دکھا دیا۔خلیفہ ثانی اگر تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اپنے دعویٰ کو مثیل بشیر احمد اوّل تک محدود رکھتے تو وہ ''ولو تقول علینا'' کی گرفت میں ہرگز نہ آتے لیکن اگر وہ ایسا کرتے تو اُس کی اور اُس کی اولاد کی نفسانی خواہشات اور اُن کا ہزار سالہ حکومت کا خواب پورا نہیں ہو سکتا تھا۔جناب مسرور احمد صاحب۔قطع وتین کے اتنے بڑے نشان کے باوجود آپ خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود ماننے اور بنانے پر مصر ہیں۔؟ کچھ علاج اِس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں

جناب مسرور احمد صاحب!۔۔آپ سے سوال ہے کہ اگر خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو ۱۰۔ مارچ ۱۹۵۴ء کے دن اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد اُسکے شامل حال کیوں نہ ہوئی اور کیوں جھوٹے ملہم کے متعلق قطع وتین کا قرآنی فرمان اپنی قہری تجلی کیساتھ اُنکی ذات میں پورا ہوا۔؟؟؟ فَتَدَبَّرُوا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

آگے آپ فرماتے ہیں۔''تو انہوں نے کیا کیا ایک کتاب لکھ کے اُسکے بعد چار آدمی اپنے ساتھ لگا لیے۔''

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو خود مصلح موعود نہ بنائے تب تک کوئی کتابیں لکھ کر مصلح موعود نہیں بن جایا کرتا۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کتنی کتابیں لکھی تھیں۔ ایک بھی نہیں بلکہ ان میں سے بعض کے پاس فقط اُنکی اپنی اِلہامی کتاب تھیں۔ مثلاً توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین اور نبیوں کا سردار بنانا تھا وہ تو اُمی تھا۔ کتابیں لکھنا تو درکنار وہ تو ایک دن بھی مدرسہ نہیں گیا لیکن اِسکے باوجود اللہ تعالیٰ نے اِس اُمی کو کل اِنسانوں کا اُستاد بنایا ہے۔

عالم اسلام میں سینکڑوں ایسے علمائے دین اور فلسفہ ہوگزرے ہیں جنہوں نے صدہا کتب تحریر کی تھیں۔ سینکڑوں ایسے مفسر ہوگزرے ہیں حتیٰ کہ فخرالدین رازی نام کا ایک ایسا مفسر بھی ہوگزرا ہے جس نے کئی کتب کے علاوہ قرآن پاک کی ایک جامع تفسیر لکھی جس کا نام تفسیر کبیر ہے۔ اُسکے مقابلہ میں خلیفہ ثانی کی تفسیر کبیر تو ویسے ہی نامکمل ہے۔ کیا پھر فخرالدین رازی کو بھی موعود مصلح کا خطاب دے دیا جائے۔ ہرگز نہیں۔ مصلح موعود وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بنائے۔ تفسیریں لکھ کر مصلح موعود نہیں بنا کرتے۔ عالم اسلام کے دیگر علمائے دین و سائنس و فلسفہ میں سے چند ایک نام درج ذیل ہیں۔(۱) الکندی (۲) الفارابی (۳) ابن مسکویہ (۴) ابن الہیثم (۵) ابن سینا (۶) الغزالی (۷) ابن باجہ (۸) ابن طفیل (۹) ابن رشد (۱۰) ابن خلدون وغیرہ۔ ان سارے علمائے دین و سائنس و فلسفہ میں سے ہر ایک نے سینکڑوں کتب تصنیف کی تھیں لیکن اِسکے باوجود ان میں سے کسی ایک نے بھی مجدد اور مصلح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اچھا ذہن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسکی عطا اور فضل ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ سارے اِلٰہی فضل یافتہ لوگ مجدد اور مصلح بھی ہوں۔ موعود مصلح اور مجدد وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اس منصب کیلئے منتخب کرلے اور پھر وہ اپنی سچائی کا کوئی موعود ثبوت بھی رکھتا ہو۔

آگے آپ فرماتے ہیں۔''تو اُس میں سے بھی اُنکے جو رشتہ دار تھے چند ایک صرف فتنہ پیدا کرنیوالے اُنہوں میں سے کچھ تو قریب گئے وہ بھی چھپ کے پیچھے ہٹ گئے باقی بھی اس طرح ختم ہو جائیں گے۔''

رشتہ داروں اور حواریوں کی حقیقت۔ جب ہم انبیا کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو تقریباً ہر نبی کیساتھ اُسکے اکثر رشتہ داروں اور بعض حواریوں نے نہ صرف اُن کی مخالفت کی بلکہ اُنہیں ناکام کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور بھی لگایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فرمانا پڑا!''یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔''(سورۃ یٰسٓ۔۳۱) ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُنکے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)۔

ہمارے پیارے آقا سید الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعض رشتہ داروں نے آپکے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک کیا اور اس میں آپکے چچا ابولہب اور اُسکی بیوی پیش پیش تھے۔ اسی طرح قوم نے بھی بہت دکھ دیئے حتیٰ کہ قتل کرنے کی بھی کوشش کی۔ اسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے وقت آپکے ستر (۷۰) کے قریب رشتہ دار تھے۔ ان میں سے صرف دو ایمان لائے۔ قریبی رشتہ دار تو الگ رہے گھر میں بیوی اور بچوں نے آپکے دعویٰ کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ مزید برآں آپؑ کوئی کمزور حواریوں کیساتھ بھی سابقہ پڑا۔ مثلاً محمد حسین بٹالوی آپکا قریبی دوست اور ہم مکتب تھا۔ حضورؑ کی پہلی معرکۃ الآرا کتاب ''براہین احمدیہ'' پر آپ نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں انتہائی حقیقت پر مبنی تبصرہ کیا تھا۔ لیکن بعد ازاں اُسکی بدبختی اُس پر غالب آگئی اور وہ رئیس المکفرین اور مکذبین بن گیا۔ اسی طرح میر عباس علی بھی حضورؑ کا ایک انتہائی قریبی ساتھی تھا اور وہ مولوی نورالدینؓ کے بعد دوسرے نمبر پر بیعت کرنیوالا تھا۔ محمد حسین بٹالوی کے اُکسانے پر یہ بھی مخالفین میں جا شامل ہوا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی بھی ابتدائی مخلص حواری تھا۔ لیکن اِس پر بھی بدبختی غالب آگئی اور یہ بھی مرتد ہوکر حضورؑ کے بارے میں لعن طعن کرنے لگا۔ اسی طرح حضرت مسیح ناصریؑ اپنی قوم اور اپنے رشتہ داروں کی سرد مہری کی وجہ سے فرماتے ہیں۔''اور انہوں نے اُسکے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔''(متی باب ۱۳۔۵۷) ایک دوسری جگہ فرمایا۔''اور اُس نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا۔(لوقا باب ۴۔۲۴) حضرت مسیح ناصریؑ کے بارہ حواری تھے اور بوقت صلیب یہ سب اُسے چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔''مگر یہ سب کچھ اس لیے ہوا ہے کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں اس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔''(متی باب ۲۶۔۶۵) اِن بارہ (۱۲) میں سے ایک بدبخت یہودا نے اُسے پکڑوا دیا اور دوسرا بدبخت پطرس اُس پر لعنت کرنے لگا۔ وغیرہ۔ جناب مسرور احمد صاحب! غلام مسیح الزماں سے متعلقہ اِلہامی پیشگوئی سے یہ قطعی طور پر ظاہر ہے کہ حضورؑ کا موعود زکی غلام مثیل مسیح ابن مریم ناصریؑ ہے۔ اور مماثلت کیلئے ضرور ہے کہ جس قسم کے واقعات اور حالات کا سامنا حضرت مسیح ناصریؑ کو کرنا پڑا ویسے

ہی حالات اور واقعات کا سامنا غلام مسیح الزماں کو بھی کرنا پڑے۔اور یہ واقعات تو اس عاجز کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔کیا خلیفہ ثانی کیساتھ بھی ایسے واقعات پیش آئے تھے۔؟ ہرگز نہیں۔

آگے آپ فرماتے ہیں۔"تو جنبہ صاحب پاگل تو وہ لوگ ہیں جو یہاں اُنکی کتابیں پرنٹ کرواتے پھرتے ہیں۔"

کتابیں پرنٹ کروانیوالے کیا پاگل ہیں یا خوش نصیب۔؟ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے عظیم غلام حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں جو جانثار عطا فرمائے تھے۔مسرور صاحب کیا یہ جانثار نعوذ باللہ پاگل تھے۔؟ ہرگز نہیں۔اللہ تعالیٰ ابتداء میں ہر مصلحؒ کو کچھ صالح فطرت اور نیک لوگ نواز دیتا ہے۔یہ سب لوگ تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہوتے ہیں اور بہت جلد صادق کو پہچان کر پھر اپنا سب کچھ صدق اور صادق پر قربان کر دیتے ہیں۔یہ سب اپنے وقت کے اِنتہائی خوش نصیب لوگ ہوتے ہیں۔آج اُمت اِن کے متعلق رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کرتی ہے۔ایسے ہی خوش نصیب لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ o جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (بیّنہ۔۸۔۹) وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو اعمال صالح بجالائے، وہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔اُن کا بدلہ اُنکے ربّ کے حضور میں قائم رہنے والے باغات ہونگے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہونگی وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔اللہ اُن سے راضی ہوگیا اور وہ اُس سے راضی ہوگئے۔یہ جزا اُس کیلئے ہے جو اپنے ربّ سے ڈرتا ہے۔

ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ o أُوْلَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ o فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ o ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ o وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ۔"(واقعہ۔۱۱۔۱۵) اور ایک گروہ آگے نکل جانے والوں کا ہوگا، سو وہ تو بہر حال دوسروں سے آگے ہی رہیں گے۔اور وہ لوگ (خدا کے) مقرب ہونگے۔نعمت والی جنتوں میں (رہیں گے)۔پہلے ایمان لانے والوں میں اِنکی تعداد زیادہ ہوگی۔اور بعد میں ایمان لانیوالوں میں سے اُنکی تعداد تھوڑی ہوگی۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب۔آپ پر افسوس اور صد افسوس ہے کہ آپ بغیر کسی دلیل کے ایسے جانثاروں کو پاگل کہہ رہے ہیں۔إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعون۔

اختتامی گذارش

خاکسار نے نوجوانی کے آیام میں بعض خوابیں دیکھیں لیکن مجھے اِنکی تعبیروں کا کوئی علم نہیں تھا اور نہ ہی میں نے ان کی تعبیریں جاننے کی کوشش کی۔اللہ تعالیٰ نے بھی وسط دسمبر ۱۹۸۳ء تک اِن خوابوں کی تعبیروں سے مجھے لاعلم رکھا۔پھر وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں ایک مبارک سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان خوابوں کی تعبیر سے خاکسار کو آگاہ فرمایا۔اپنی خوابوں کے علاوہ حضورؑ کی ایک خواب جو آپؑ نے زمانہ تحصیل علم کے دوران دیکھی تھی اس کی تعبیر سے بھی اس عاجز کو آگاہ فرمایا گیا۔حضورؑ کی خواب اور اِسکی تعبیر درج ذیل ہے۔

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ لکھتے ہیں۔

"اِس احقر نے ۱۸۶۴ یا ۱۸۶۵ عیسوی میں یعنی اسی زمانہ کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔جناب خاتم الانبیا ﷺ کو خواب میں دیکھا۔اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی۔کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا۔کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر کھلی۔کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔غرض آنحضرت ﷺ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔اور جب وہ کتاب حضرت اقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی۔کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لیے قاش قاش کرنا چاہا۔تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا۔جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے سے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں۔اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دی۔اور اس نے وہیں کھالی۔پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہوگئی۔اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔والحمدللہ علیٰ ذالک۔"

(روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۲۷۴ تا ۲۷۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا و تذکرہ صفحہ ۳ تا ۴)

اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر انکشاف فرمایا ہے کہ حضورؐ کی خواب میں جو مردہ آنحضرت ﷺ کے معجزہ سے زندہ ہو کر حضورؐ کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ یہ مردہ عظمت مصطفیٰ اور غلبہ اسلام کیلئے آنحضرت ﷺ کے معجزہ سے اسی طرح زندہ کیا گیا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے موسوی سلسلہ میں ایک مریم نامی نیک لڑکی کو بغیر کسی مرد کے چھونے سے محض اپنی قدرت کاملہ کیساتھ بطور نشان رحمت ایک زکی غلام عطا فرمایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کو مہدیؑ کے بعد نازل ہونیوالے جس مسیح ابن مریم کی بشارت عطا فرمائی تھی۔ یہ مردہ وہی مسیح ابن مریم اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد کا روحانی فرزند تھا اور یہ وہی ''زکی غلام یعنی مصلح موعود'' ہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اِشتہار میں الہاماً بتائی تھی۔ مزید برآں یہ وہی مبارک وجود ہے جس کے ہاتھ پر غلبہ اسلام کا وہ وعدہ پورا ہونا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو سورۃ صف کی آیت نمبر ۱۰ (هُوَ الَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بُری لگے) میں بخشا تھا۔ لیکن افسوس سے لکھتا ہوں کہ وہ ایک قاش جو آنحضرت ﷺ نے اپنے عظیم روحانی فرزند حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ذریعہ نئے زندہ ہونے والے مردہ کو دی تھی۔ اس ایک قاش پر بھی حضورؑ کی جسمانی اولاد قبضہ جما کر بیٹھ گئی ہے۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! جب کوئی قوم یا جماعت میثاق النبیین کی خلاف ورزی کر بیٹھتی ہے تو پھر اُنکے دل اِسی طرح سخت ہو جایا کرتے ہیں جس طرح دو ہزار سال پہلے یہودیوں کے دل سخت ہو گئے تھے (ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۔ البقرہ ۷۴۔ پھر اسکے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گو یا وہ پتھروں کی طرح بلکہ اُن سے بھی زیادہ سخت ہیں)۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے موعود مسیح ابن مریم کی جان کے دشمن بن گئے۔ اُس پر گند اُچھالتے اور کہتے تھے کہ ہمارا غیظ وغضب اُس وقت تک ٹھنڈا نہیں ہو سکتا جب تک ہم اِسے صلیب پر نہ چڑھالیں۔ جماعت احمدیہ میں چند خدا کے بنائے ہوئے خلیفے بھی میثاق النبیین کی خلاف ورزی کر کے جماعت احمدیہ کو سیدھے راستہ سے بھٹکا بیٹھے ہیں۔ جس جماعت کی تخم ریزی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے عظمت مصطفیٰ اور غلبہ اسلام کیلئے فرمائی تھی اُسے تو حق پرست ہونا چاہیے تھا لیکن مسرور صاحب بڑے افسوس کی بات ہے آپ اور آپکے پیش رؤں نے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے اس جماعت کو بت پرست بنا دیا ہے۔ اب ایک تلخ حقیقت کو سامنے پا کر آپ گھبراہٹ میں اوٹ پٹانگ بول رہے ہیں اور مجھ پر وہی اور ویسے ہی گھسے پٹے الزامات لگا رہے ہیں جو کہ پہلے زمانوں میں منکرین نے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مصلحین پر لگائے تھے۔ جب ربانی مصلح کے دلائل کے آگے مذہبی جماعتوں کے خود ساختہ پیشوا لا جواب ہو جاتے ہیں تو پھر اُنہیں ایسے ہی الزامات سوجھتے ہیں۔ جناب مسرور احمد صاحب۔ آپ بچوں میں بیٹھ کر بچوں والی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ مجھے کبھی مجذوب اور کبھی میرا دماغ ہل گیا ہے وغیرہ وغیرہ نہ جانے کیا کیا بول رہے ہیں۔؟ لیکن خاکسار آپ سے اور افراد جماعت سے صمیم قلب سے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی تضرعات کو قبول فرما کر اُس کے زکی غلام کو عظمت مصطفیٰ اور غلبہ اِسلام کیلئے ایک ایسا آسمانی حربہ، ایک ایسا علمی ہتھیار عنایت فرمایا ہے جس کے آگے اپنوں اور اغیار کا ٹھہرنا ممکن نہیں۔

جناب مسرور احمد صاحب! آپ کو یاد رہے کہ میں نے جماعت احمدیہ کے نظام (اسلامی یا غیر اسلامی) کے قوائد وضوابط کے اندر رہتے ہوئے اولاً ۱۹۹۳ء میں اپنا بالواسطہ دعویٰ خلیفہ رابع کے آگے رکھا تھا۔ بعد ازاں ۱۹۹۷ء میں خاکسار نے خلیفہ صاحب کے آگے اپنے دعویٰ غلام مسیح الزماں کی تفصیل بیان کی۔ بالآخر مورخہ دس (۱۰) جون ۲۰۰۲ء کو میں نے اپنا مدلل تحریری دعویٰ باضابطہ طور پر اُنکے آگے رکھ دیا۔ اگر جماعت احمدیہ میں کسی وقت کوئی احمدی جماعتی نظام کے قوائد وضوابط کے اندر رہتے ہوئے باضابطہ طور پر اپنا موعود غلام مسیح الزماں ہونے کا مدلل دعویٰ کسی خلیفہ کے آگے رکھے تو اُس خلیفہ پر فرض ہے کہ وہ مدعی کے دعویٰ پر غور و فکر کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کرے۔ اور پھر شوریٰ کے اجلاس میں بڑی غیر جانبداری اور تقویٰ کیساتھ مدعی کے دعویٰ پر کھلا بحث مباحثہ ہو۔ اگر جماعت میں نئے مدعی سے پہلے کسی مدعی کا دعویٰ مصلح موعود تسلیم کیا گیا ہو تو پھر دونوں مدعیوں کے دعاوی پر مجلس شوریٰ کے ممبران، جماعتی علماء اور موجودہ مدعی سب کو کھل کر بحث و مباحثہ کا موقع دیا جانا چاہیے اور پھر اِرشاد باری تعالیٰ!

(''فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۔'' (النساء:۶۰) اے مسلمانو! اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقعہ ہو تو اِس اَمر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور اَحسن تاویل ہے۔)

کی روشنی میں ۔۔۔عدل وانصاف

(۱) ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ'' (المائدہ۔۹) اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر

آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو (بلکہ) انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

(۲) ''یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُونُوا قَوَّامِینَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِکُمْ أَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالأَقْرَبِینَ ۔۔۔'' (النساء۔۱۳۶) اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کیلئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔۔۔

کے مطابق متنازعہ اَمر کا فیصلہ ہو جائے

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! اگر خلیفہ رابع صاحب کو اپنے والد خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے سچا ہونے کا اتنا ہی یقین تھا تو اُنہیں متذکرہ بالا طریق کے مطابق جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلا کر اس میں از سرِ نو پیشگوئی مصلح موعود پر بحث مباحثہ کرانے میں کیا قباحت تھی۔؟ کیا خوف تھا۔؟ خوف تو مجھے ہونا چاہیے تھا جو اُنکی نظر میں جھوٹا مدعی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس رنگ میں میرے غلام مسیح الزماں ہونے کی اتمام حجت کی کہ میرے لیے بھاگنے کا ہر راستہ بند ہو گیا اور مجھے یہ بھی یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ رابع صاحب پر میرے دعویٰ کی تصدیق کے سلسلہ میں اس طرح اتمام حجت کر دی ہے کہ اب اِن کیلئے بھی بھاگنا ممکن نہیں رہا۔ لیکن خلیفہ رابع صاحب نے میرے صدق کی گواہی کے سلسلہ میں پہلوتہی کر کے نہ صرف اپنی جان پر ظلم کیا بلکہ پوری جماعت احمدیہ کو بھی تذبذب میں ڈال گئے ہیں۔ مسرور احمد صاحب۔ اب آپ کو کوئی خبر ہے کہ خلیفہ رابع صاحب کس حال میں ہیں؟ جس حق کی گواہی دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پابند کیا تھا اُس سے پہلوتہی کر کے اب وہ کس پچھتاوے میں ہیں۔؟ بعد از مرگ اگر آپ خلیفہ رابع صاحب کی حالت اور خواہش سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو میرے ایک بھتیجے کی بیٹی عزیزی مصباح کے درج ذیل خواب پر غور فرمائیں۔ جناب مسرور احمد صاحب۔ آپ کو خط لکھنے کے دوران یہ خواب مجھے پاکستان سے موصول ہوئی تھی۔ ہوسکتا ہے اس خواب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو کسی کا بھلا اور ہدایت منظور ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح کا خواب۔ ماہ فروری کا آخری ہفتہ ۲۰۱۰ء

میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ میں اپنے گھر کے کمرے میں بیٹھی ہوں اور میری کزنیں بھی بیٹھی ہیں اور ہم سب اپنے کام میں مصروف ہوتی ہیں کہ میری ایک کزن نعیمہ آ کر مجھ سے کہتی ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ ہمارے گھر کے باہر کھڑے ہیں ہم یہ بات سن کر چونک جاتے ہیں اور اُس سے کہتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے وہ تو وفات پا چکے ہیں وہ کہتی ہے کہ یقین نہیں آ رہا تو آپ سب باہر جا کر دیکھ لیں۔ ہم سب باہر جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ واقعی خلیفہ صاحب کھڑے ہیں اور باہر بہت سے لوگ حیرانگی میں کھڑے ہوتے ہیں اور وہاں ایک عجیب سی خاموشی طاری ہوتی ہے اور کوئی بھی اتنی ہمت نہیں کر پاتا کہ ان سے کچھ پوچھ سکے سب لوگ حیران ہوتے ہیں کہ اچانک میں آگے بڑھ کر اِن سے پوچھتی ہوں کہ آپکے والد صاحب سچے تھے یا میرے دادا (خاکسار۔ ناقل) سچے ہیں تو وہ مایوسی سے جواب دیتے ہیں کہ یہی تو میں بتانے آیا ہوں کہ میرے والد نہیں یہ شخص سچا ہے تو دادا ابو بھی میرے قریب ہی کھڑے ہوتے ہیں اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کو کہا تھا نہ کہ میں سچا ہوں لیکن تم لوگ میری بات نہیں مانتے تھے اور اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے اُنہوں (خلیفہ رابع صاحب۔ ناقل) نے کہا واقعی آپ سچے تھے اور سیدھی راہ پر تھے اور ہم غلط راہ پر تھے۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! اللہ تعالیٰ کا خوف ہی حکمت کی بنیاد ہے۔ اِنسانیت کے تمام فسادات بلکہ گناہوں کی جڑ صرف خوف خدا کا نہ ہونا ہے۔ جس دل میں خدا کا خوف نہیں، خیر و شر اور نیکی و بدی کا اِسکے نزدیک کوئی معیار ہی نہیں۔ اگر آپ میں کچھ بھی تقویٰ ہے اور آپ خلیفہ رابع صاحب کی مدد کرنا چاہیں تو ابھی بھی آپ کیلئے وقت ہے۔ اِس سے پہلے کہ میرے خدا کا اَمر نازل ہو جائے اگر آپ اپنی اور خلیفہ رابع صاحب کی جان پر رحم کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ جس دن میرے ربّ کا اَمر نازل ہو گیا تو اُس دن بھاگنے کیلئے کسی کے پاس کوئی وقت نہیں ہوگا۔ جناب مسرور احمد صاحب! اگر آپ کو مندرجہ بالا خواب کی سچائی میں کوئی شک ہو تو اس شک کو بھی ایک مجلس میں میرے اور خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود پر بذریعہ دلائل گفتگو کر کے دور کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر خاکسار قرآن مجید اور زکی غلام سے متعلق مبشر اِلہامات کی روشنی میں یہ بات قطعی طور پر ثابت کر دے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے جسمانی لڑکے پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے تو پھر خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے غلط ہونے اور مندرجہ بالا خواب کے سچا ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔؟

مجلس شوریٰ بلانے کی تجویز۔ جناب مرزا مسرور احمد صاحب۔ اگر اُمت محمدیہ میں مسیح موعود سے متعلقہ پیشگوئی کے بارے میں از سرِ نو غور و فکر ہو سکتا ہے تو پھر جماعت احمدیہ میں

پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں ازسرِ نوغور وفکر کیوں نہیں ہوسکتا۔؟ مسرور احمد صاحب۔کسی خطبہ جمعہ یا کسی بچوں کی کلاس میں بیٹھ کر یک طرفہ پر کوئی کسی کے متعلق کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔مثلاً قریباً ایک صدی قبل مخالف علمائے اسلام نے متفقہ طور پر نہ صرف مہدی مسعود و مسیح موعود پر نعوذ باللہ کفر کا فتویٰ لگایا بلکہ اُسے نعوذ باللہ مجنون اور دیوانہ بھی قرار دیا تھا۔لیکن اِن یک طرفہ فتاویٰ سے نہ مدعی کا فر ثابت ہوا تھا اور نہ ہی مجنون۔آپ بھی مجھے لاعلمی میں نعوذ باللہ مجنون کہہ رہے ہیں اور میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ میرے رحیم وکریم ربّ نے خاکسار کو بطور غلام مسیح الزماں علم وحکمت کا امام بنا کر علم ومعرفت میں وہ کمال بخشا ہے کہ جس کے آگے اپنے اور اغیار سب لاجواب کیے گئے ہیں۔جناب من۔آپکے اور میرے دعویٰ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔کیا آپ اس کیلئے تیار ہیں کہ میدان میں آکر فیصلہ کرلیں کہ ہم دونوں میں سے کس کا دعویٰ سچا ہے۔؟ اگر آپ کو اپنے مؤقف پر شرح صدر ہے تو میری تجویز ہے کہ آپ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ایک ایسی خصوصی نوعیت کی عالمی مجلس مشاورت کا اِہتمام کریں جس کا ایجنڈا صرف اور صرف ''پیشگوئی مصلح موعود'' ہو۔اور جس میں مجلس کے شرکاء موجودہ حالات کے تناظر میں ازسرِ نو مذکورہ اِلہامی پیشگوئی پر غور وفکر کریں۔اور پھر اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے فرمان کی روشنی میں عدل وانصاف کے مطابق متنازعہ اَمر (پیشگوئی مصلح موعود) کا فیصلہ کردیا جائے۔یہ کام اور یہ ذمہ داری خلیفہ رابع صاحب کی تھی۔کلام اِلٰہی کے مطابق اگر کسی اِنسان کی اس دنیا میں آنکھ نہ کھلے اور وہ لاعلمی میں کسی غلط راہ پر گامزن رہے تو موت کے بعد اُسے حقیقت کی آگاہی ہوجاتی ہے۔متذکرہ بالا خواب کی روشنی میں جناب خلیفہ رابع صاحب کی روح کا کیا حال ہے۔؟ وہ اپنے جانشین اور افرادِ جماعت کو کیا پیغام دے رہے ہیں۔؟ خلیفہ رابع صاحب کا پیغام بڑا واضح ہے۔وہ خواب میں خاکسار کو مخاطب ہوکر کہتے ہیں کہ ''واقعی آپ سچے تھے اور سیدھی راہ پر تھے اور ہم غلط راہ پر تھے۔'' لیکن جناب مرزا مسرور احمد صاحب اگر آپ کو اور افرادِ جماعت احمدیہ کو خواب میں خلیفہ رابع صاحب کے اس بیان میں کوئی شک ہو تو خاکسار آپ کو اور افرادِ جماعت سب کو دعوت دیتا ہے کہ میری متذکرہ بالا تجویز کے مطابق فوری طور پر جماعت احمدیہ کی انٹرنیشنل مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا جائے۔اگر اس مجلس شوریٰ میں میرا غلطی خوردہ ہونا ثابت ہوگیا تو میری غلطی رفع ہوجائے گی اور اگر خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود غلط ثابت ہوگیا تو پھر (بعد از خرابیٔ بسیار) اُن کی۔مقصد لڑائی نہیں، اصلاح احوال ہے۔اور ہر آنیوالے کا یہی کام ہوتا ہے۔

جناب مرزا مسرور احمد صاحب! اگرچہ یہ کام اور یہ ذمہ داری خلیفہ رابع صاحب کی تھی اور وہی آنخضرت ﷺ کے مبارک ارشاد! (عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَتٌ مِّنْ اُمَّتِی یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَااِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ۔ (صحیح مسلم جلد ا باب نزول عیسیٰؑ کا بیان صفحہ ۲۶۴) جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی قیامت کے دن تک، وہ غالب رہے گی۔پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔پھر اُس جماعت کا امیر کہے گا آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض پر اِمام ہے۔اس اُمت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی فرمائی ہے۔)

کے مطابق آنیوالے مسیح ابن مریم (غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود) کے اِرہاص تھے۔اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ہی غلام مسیح الزماں کا گواہ بنایا تھا۔لیکن وہ اپنی یہ ذمہ داری سرانجام نہ دے سکے۔متذکرہ بالا خواب کے مطابق اب اُنکی روح بے چین ہے اور وہ چاہتی ہے کہ کم ازکم میرا جانشین بننے والا ہی یہ ذمہ داری پوری کردے۔اس رنگ میں اگر آپ اپنے منصب کی مناسبت سے ایسا کرنا چاہیں تو آپ کیلئے یہ ایک سنہری موقعہ ہے۔وماتوفیقی اِلا باللہ۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ / کیل۔جرمنی

۲۳۔مارچ ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆☆☆☆